U12884 3-12-99

Title - Masnavi Nasikh.

Creator - Sheikh Imam Bakhsh Nasikh; Habib Ullah Khan Ghazanfar.

Publisher - Kitabistan (Allahabad).

Date - 1931

Pages - 75

Subjects - Zikr Meelaad-e-Munaqib.
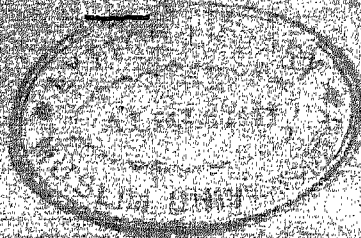
مثنوی ناسخ

حبیب اللہ خاں غضنفر ایم۔اے

(ریسرچ اسکالر الہ آباد یونیورسٹی)
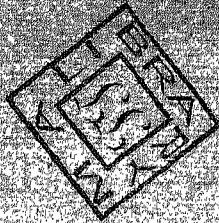
الہ آباد

کتابستان

۱۹۳۱ء

مثنوی ناسخ

شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کی مثنوی، مشتمل بر
ذکر مولاد و مناقب، جو مدت سے کمیاب تھی
اب بمع ایک بسیط مقدمہ

نوشتہ

حبیب اللہ خاں غضنفر ایم۔ اے
(ریسرچ اسکالر الہ آباد یونیورسٹی)

بحلیۂ طبع آراستہ شد

الہ آباد

کتابستان

۱۹۳۱ء

قیمت ۱۲ آنہ

فہرست مآخذ

ابن الراوندی - کتاب الخرایج والجرایح - بمبئی

باقر مجلسی - بحار الانوار ۷ - طہران

ایضاً حیات القلوب - نولکشور

ترمذی، ابو عیسیٰ - سنن - احمدی میرٹھ سنہ ۱۲۸۲ھ

سلیمان القندوزی - ینابیع المودۃ - مصر

غضنفر - ناسخ (س م ا)

کشفی ترمذی - مناقب مرتضوی - مخطوطہ مقبوضہ
عالیجناب ضامن علی صاحب پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی

الکلینی، محمد بن یعقوب - اصول کافی - نولکشور -

مومن، الشیخ الشبلنجی - نورابصار - مصر

ناسخ - کلیات مطبع مولائی لکھنو ۱۲۶۴ھ

ایضاً - ایضاً مخطوطہ مکتوبہ سنہ ۱۲۶۶ھ مقبوضہ
اسٹیٹ لائبریری رامپور

ہاشم البحرانی - مدینۃ المعاجز - مصر ۱۲۹۸ھ

عرض حال

میرا شوق اردو شعرو سخن سے کچھ نیا نہیں ھے - جب
سے ھوش سنبھالا ھے اردو ادب سے ایک خاص دل چسپی
رھی ھے ؛ جب میں نے یہ دیکھا کہ اس زمانہ کے اھل علم
اس طرف متوجہ ھیں کہ اساتذہ سابق کے دواوین و کلیات
کو بطرز جدید شائع کریں، میں نے کلیات ناسخ کو روشناس
خلق کرنے کا ارادہ کیا - اور شیخ کے حالات جمع کرنے
شروع کئے - اسی دوران میں مجھ کو یہ خیال پیدا ھوا
کہ اردو مصنفین کی مفصل سوانح عمریاں نہیں ملتیں
پس میں نے سلسلہ مصنفین اردو کی بنیاد ڈالنے کا
قصد کر لیا، اور چونکہ شیخ مذکور کے متعلق کافی مواد جمع
ھو گیا تھا لہذا انہی کی سوانح عمری کو اس سلسلہ
کی اول کڑی قرار دیا - اس سلسلہ کا عنوان س م ا
ھوگا -

یہ مثنوی کلیات ناسخ کی پہلی کڑی ھے - چونکہ
مدت سے نایاب تھی اس غرض سے دواوین کی طباعت
پر اس کو مقدم کیا گیا - اس مثنوی کے دو نسخے مجھے
ملے ایک مخطوطہ، جو اسٹیٹ لائبریری رامپور میں
موجود ھے، یہ نسخہ ۱۲۶۶ھ میں حافظ محمد بخش
نے نواب سید احمد عباس صاحب خلف نواب سید حیدر
حسین خاں صاحب کے واسطے لکھا تھا - ہر صفحہ میں تیرہ
سطریں ھیں - خط بہت صاف اور واضح ھے - دوسرا نسخہ

مطبع مولائی کا چھپا ہوا، یہ نسخہ مصنف کے انتقال سے آٹھ سال کے بعد ۱۲۹۲ھ میں چھپا تھا -

مقدمہ میں اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جن روایتوں کا شیخ نے ترجمہ کیا ہے وہ درج کر دی جائیں - مگر ترتیب مقدمہ کے وقت تک چند روایتیں نہ مل سکیں - اب چار روایتیں اور مل گئی ہیں جو درج ذیل ہیں :—

۲۹

عن الصادق عن آبائه عليهم السلام قال قال رسول الله، ان الله جعل لاخي علي بن ابي طالب فضائل لا يحصي عددها غيره، فمن ذكر فضيلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر و لو و افي القيمة بذنوب الثقلين، و من كتب فضيلة من فضائل علي بن ابي طالب لم تزل الملئكة تستغفر له ما بقي لتلك الكتابة رسم، و من استمع الي فضيلة من فضائله غفر الله له الذنوب التي اكتسبها بالاستماع، و من نظر الي كتابة في فضائله غفر الله له الذنوب التي اكتسبها بالنظر، ثم قال رسول الله النظر الي علي بن ابي طالب عبادة، ولا يقبل ايمان عبد الا بولايته والبراءة من اعدائه*

۳۰

روزے حضرت رسالت پناه... فرمود که اے گروه مردم پیروی کنید آفتاب را، و چوں آفتاب پنهاں شود چنگ زنید

---

*بحار جلد ۹ صفحه ۳۵۸

در ماه و آن را پیروي کنید، و چون ماه پنهان شود پیروي کنید زهره را، و چون زهره پنهان شود پیروي کنید دو ستارهٔ فرقدان را؛ چون از تفسیر این سخن سوال کردند، فرمود که منم آفتاب و علي... ماه است و فاطمه زهره است و حسن و حسین فرقدان اند... و با قرآن مقرون اند، و از یکدیگر جدا نمی شوند، تا در حوض کوثر برمن وارد شوند*

۳۳

عن ابي الا یسر الانصاري عن ابیه قال دخلت علي ام المومنین عایشة قال فقالت من قتل الخارجیة...... سمعت رسول الله صلي الله علیه و اله یقول یقتلهم خیر امتي من بعدي†

قال علي سمعت رسول الله یقول یخرج في آخر الزمان قوم احداث الا سنان سفهاء الاحلام قولهم من خیر اقوال البریة صلواتهم اکثر من صلواتکم‡

۳۴

سیکون بعدي في امتي هناة حتي یختلف السیف فیما بینهم و حتي یقتل بعضهم بعضا و حتي یتبرء بعضهم

---

*حیات القلوب جلد ۲ صفحه ۲۳۹ و ۲۳۷
†بحار جلد ۸ صفحه ۵۹۸
‡بحار جلد ۸ صفحه ۵۹۹

من بعض فاذا رایت ذلک فعلیک.. علي بن ابي طالب فاذا سلک الناس کلھم و اديا و سلک علي و اديا فاسلک وادي علي*

نوٹ — جن روایتوں سے مقدمہ میں استشہاد کیا گیا ھے، کتب مذکورہ کے علاوہ اور کتابوں میں بھی ملتي ھیں؛ اس لئے یقیني طور سے نہیں معلوم ھو سکتا کہ شیخ کے پیش نظر کونسي کتابیں تھیں، یا صرف اپني یاد داشت کي بنا پر اُنھوں نے ترجمہ کیا ھے، مگر جن کتابوں سے بھی اخذ کیا ھوگا ان میں بھي روایات کے الفاظ غالباً یہي ھونگے؛ چند روایتیں ایسي بھي ملي ھیں جو ترجمہ شیخ سے ملتي جلتي ھیں مگر کچھ کچھ مختلف بھي ھیں، اسي لئے درج نہیں کي گئیں -

غضنفر امروھوی

الہ آباد یونیورسٹي لائبریري

یکم جون سنہ ۱۹۳۱ ع

---

*بحار جلد ۹ صفحہ ۳۴۸

باسمہ و سبحانہ

مقدمہ مرتب

حالات مصنف*: دنیا میں کچھ لوگ بڑے گھرانوں میں پیدا ہوکر نامور ہوئے ہیں ' ان کے متعلق جملہ حالات بہت تفصیل کے ساتھ معلوم ہو سکتے ہیں ؛ لیکن بعض لوگ اپني سعی عمل سے نام پیدا کرتے ہیں ' ان کے بہت سے حالات پردۂ خفا میں رہ جاتے ہیں ؛ اسي وجہ سے شیخ امام بخش ناسخ کے ابتدائي حالات مفصل اور صحیح طور سے معلوم نہ ہو سکے - ان کي پیدایش کے وقت کس کو خیال تھا کہ یہہ مولود کسي دن فلک شاعري کا آفتاب ہوکر چمکیگا ؛ لہذا کسي کو تاریخ ولادت یاد نہ رهي ' غالباً بعہد شجاع الدولہ سنہ ۱۱۸۷ھ مطابق سنہ ۱۷۷۳ع کے لگ بھگ فیض آباد میں پیدا ہوئے - ان کے والد خدا بخش خیمہ دوزي کا پیشہ کرتے تھے بچپن وهیں گذرا ' ورزش کا شوق هوا تو ۱۲۹۷

---

*یہ جملہ حالات ناسخ "س م ا" سے ماخوذ هیں - وہ کتاب عنقریب شائع ہونے والي هے اختلافي مسائل میں اسی طرف رجوع کریں -

دانت پیلنے شروع کئے' اس زمانے میں فیض‌آباد میں ایک رئیس محمد تقی صاحب تھے' انھوں نے ان کو ملازم رکھ لیا' اور لکھنؤ لے آئے؛ وہاں پر میر کاظم علی صاحب کی وصیت سے کافی روپیہ مل گیا' لکھنؤ محلہ تکسال میں بود و باش اختیار کی' اور مولوی وارث علی صاحب سے تعلیم حاصل کی' آغاز مشق شاعری میں محمد عیسی تنہا سے دوستانہ مشورہ کیا کرتے تھے ان سے تلمذ نہ تھا -

قمرالدین احمد ولد مرزا فخرالدین احمد المعروف بہ مرزا حاجی کی سرکار میں مرزا قتیل اور محمد صادق خاں اختر وغیرہ جمع تھے؛ ناسخ کی رسائی وہیں ہو گئی زبان کی تراش خراش کا چسکا بھی پڑا' اور شخصیت بھی بڑھ گئی ۱۲۳۴ھ میں معتمدالدولہ مختارالملک ضیغم جنگ سید محمد صاحب المعروف بہ آغا میر' مسند وزارت پر متمکن ہوئے؛ انھوں نے میر اسد علی خاں کی سفارش پر' شیخ کے سو روپیہ ماہوار مقرر کر دئے - اگلے سال منتظم‌الدولہ نواب مہدی علی خاں نکالے گئے' شیخ نے ہجو لکھی' اور گریختہ سے تاریخ نکالی' لہذا سنہ ۱۲۴۳ھ میں جب نصیر الدین حیدر تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے' اور آغا میر موقوف ہوئے' ان کے ساتھ شیخ کو بھی جلا وطن ہونا پڑا - یہہ زمانہ کانپور اور الہ‌آباد گذارا - سنہ ۱۲۴۸ھ میں جب حکیم مہدی دوبارہ معزول ہوئے' تو شیخ لکھنؤ تشریف لائے سنہ ۱۲۵۳ھ میں محمد علی شاہ نے عنان حکومت اپنے هاتھ میں لے کر قلمدان وزارت حکیم مہدی کو سپرد کیا

اس وقت شیخ نے پھر پیارے وطن کو خیر باد کہا، مگر چند ماہ بعد حکیم مذکور رھگرائے عالم باقي ھوئے، اور شیخ نے وطن کو مراجعت کي؛ اس مرتبہ محمد علی شاہ نے سو روپیہ ماھوار مقرر کر دیا، مگر کچھہ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا، کہ سنہ ۱۲۵۴ھ مطابق سنہ ۱۸۳۸ع میں داعي اجل کو لبیک کہا، اور یہہ چہکتا ھوا بلبل ھمیشہ کے لئے خاموش ھو گیا -

تاریخ مثنوی:—ناسخ کو تاریخ گوئي میں یدطولی حاصل تھا، اور انھوں نے متعدد نادر مادے نکالے ھیں، ھر دیوان کا تاریخي نام ھے - دوسري مثنوی کا نام نظم سراج تاریخي ھے، مگر نہیں معلوم یہہ مثنوي اس شرف سے کیوں محروم رھي، نہ تاریخي نام ھے، نہ کوئي قطعہ تاریخ ھے - اس کي تخمیني تاریخ متعین کرنے کے لئے ناسخ کي زندگي کو حسب ذیل دوروں میں تقسیم کیا جا سکتا ھے:

(۱) قبل از سنہ ۱۲۳۲ھ جس زمانہ میں ناسخ کي زبان وھي تھي، جو مصحفي و جرات کي ھے -

(۲) سنہ ۱۲۳۲ھ تا سنہ ۱۲۴۳ھ اس زمانہ کي زبان بہت صاف ھے، مگر غزلیات لکھنے سے فرصت نہ ملتي تھي؛ اس کي شہادت یہہ ھے، کہ پہلا دیوان جو سنہ ۱۲۳۲ھ میں مرتب ھوا تھا، سنہ ۱۲۳۸ھ میں دونا ھوگیا، اور مطبوعہ نسخوں میں تگنا ھے -

(۳) سنہ ۱۲۴۳ھ لغایۃ سنہ ۱۲۴۸ھ ' زمانہ جلا وطنی اول - پریشانی بہت تھی ' مگر پھر بھی غزلیں بہت لکھیں -

(۴) سنہ ۱۲۴۸ھ تا سنہ ۱۲۵۴ھ ' اس دور کی بیشتر غزلیں ناتمام ہیں ؛ اس سے خیال ہوتا ہے ' کہ اس طرف توجہ کم تھی ؛ عہد پیری میں سرمایہ آخرت جمع کرنے کا خیال ہوا ' لہذا یہہ دونوں مثنویاں نظم کیں - نظم سراج سنہ ۱۲۵۴ھ میں تمام ہوئی ' مگر اس کی تصنیف میں کم از کم تین سال صرف ہوئے ہونگے ؛ لہذا اس کا سال آغاز سنہ ۱۲۵۱ھ ہے اور یہہ مثنوی اس سے مقدم ہے ' لہذا سنہ ۱۲۵۰ھ کے لگ بھگ تصنیف ہوئی -

مثنوی پر رائے :- یہہ مثنوی سنہ ۱۲۶۲ھ میں ' کلیات ناسخ میں ' دواوین کے ساتھہ شایع ہوئی تھی ' صفحہ ۳۹۹ سے ۴۰۰ تک حاشیہ پر ' اور صفحہ ۴۰۱ ' ۴۰۲ کے متن و حاشیہ پر ' - اس میں ۷۰۰ شعر ہیں ' زبان صاف و شستہ ہے ' بندشیں پختہ ہیں ؛ اس میں متفرق روایات کا ترجمہ نظم کیا ہے - ترجمہ صاف سلیس با محاورہ ہے ' بندشوں کی پختگی ' اور ترکیبوں کی دلاویزی ہر جگہ موجود ہے ' - لفظی صنعتیں ' جو طرز لکھنؤ کی جان سمجھی جاتی ہیں ؛ اور آج کل بنظر حقارت دیکھی جاتی ہیں ' اس میں بالکل نہیں ہیں - لہذا ان احسن الشعر اکذبہ کے قائل کو ' اس میں شعریت نہ ملیگی - مگر جو لوگ

واقعات و حقائق کو دلکش ادائگي کے ساتھہ دیکھنا چاھیں ' ان کو اس میں شعریت کا انبار ملتا ھے - یہہ ضرور ھے کہ جنہوں نے مثنوي کے لئے مدح شاہ ' اور تعریف سخن کو ضروري قرار دیا ھے ' ان کو یہہ مثنوي نا تمام معلوم ھو ' مگر صرف اشعار کے حسن و قبح پر نظر کرنے والے ' اس مثنوي کو ایک اعلی قسم کي نظم ماننے پر مجبور ھیں - جو لوگ وجہ تالیف کو اول میں پڑھنے کے عادي ھیں ' وہ اس کو غیر مرتب کہہ سکتے ھیں؛ مگر جو خیرالکلام ماقل و دل کے لطف سے واقف ھیں ' وہ سمجھتے ھیں کہ شیخ نے اپني مثنوي کي وجہ تصنیف ' اور اعتذار کو ایک جگہ لکھا ھے ؛ یعني آخر میں موجود ھے ' کہ مناقب بیان کرنے پر ثواب ملتا ھے ' لہذا یہہ وجہ تصنیف ' - اور یہہ کہنا ' کہ ان کے مناقب ان کے سوا ' کوئي دوسرا بیان نہیں کر سکتا ؛ لہذا یہہ اعتذار ھے ' اور اسي کو بلاغت کہتے ھیں -

ناسخ نے حسب عادت ' اس مثنوي میں بھي ' عربي کے ثقیل الفاظ استعمال کئے ھیں ' جن سے اجتناب لازم تھا ' مثلاً مُکبِّ - تشکیک - مسترشد - تمہید - لحم - شحم - فرع - اصل - ھیجا - منحنن - کتاب بمعني لکھنا - ذم بمعني بجور - طربي - مرتاض وغیرہ ؛ اور اس میں بعض لفظوں کو غلط بھي استعمال کیا ھے ' مثلاً موج کو بمعني مواج لکھا ھے -

روایات کا ترجمہ بہت صاف اور صحیح ھے ' میں ان روایات کو یہاں پر درج کئے دیتا ھوں ' کیونکہ ناسخ کا ترجمہ کافي ھے ' لہذا طوالت بیجا کے خوف سے اپنا ترجمہ حذف کرتا

هوں - مثنوی میں چوالیس عنوان ہیں شروع نمبر ایک و دو میں حمد و نعت ہے لہذا نمبر ۳ سے شروع کرتا ہوں -

۳

ولد بمکة، في بيت الحرام، في يوم الجمعة، لثلث عشرة ليلة خلت من رجب*

مناقب کا اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے -

۴

عن ابي ذروة قال، سمعت رسول الله، وهو يقول، خلقت انا وعلي بن ابي طالب، من نور واحد، فسبح الله يسيلة العرش، قبل ان خلق آدم بالفي عام؛ فلما ان خلق الله آدم، جعل ذالك النور في صلبه؛ و لقد سكن الجنة، و نحن في صلبه؛ و لقد هم بالخطيئة، و نحن في صلبه؛ و لقد ركب نوح في السفينة، و نحن في صلبه؛ و قذف ابراهيم في النار، و نحن في صلبه؛......فقسمنا بنصفين، فجعلني في صلب عبدالله وجعل عليا في صلب ابي طالب†

نور پاک کو ان کی رهائی کا سبب قرار دینا حسن تعلیل ہے اور آخری شعر اضافه ہے -

۵

عن الفضل بن الربيع......قال رسول الله......ان جبرئيل هبط علي في وقت الزوال، فقال لي...... و نجا من تولي عليا،

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۸ -

وزیرک في حیوتک ' و وصیک عنذ و فاتک ' بعلي ...... ان الله جعلک سید الانبیاء ' وجعل علیاً سید الاوصیاء ' و خیرهم ؛ وجعل الائمة من ذریتکما الي ان یرث الارض و من علیها ؛ فسجد علي وجعل یقبل الارض شکراً لله*

۹

عن انس بن مالک قال ' رکب رسول الله ذات یوم ' بغلته ؛ فانطلق الي جبل آل فلان ' وقال یا انس خذ البغلة ' و انطلق الي موضع کذا وکذا ' تجد علیاً جالسا ' یسبح بالحصا ' فاقراه مني السلام ' و احمله علي البغلة ' و آت به الیّ ؛ قال انس فذهبت ' فوجدت علیاً ' کما قال رسول الله ؛ فحملت علي البغلة ' فاتیت به الیه ' فلما ان بصر برسول الله ؛ قال السلام علیک یا رسول الله ' قال و علیک السلام یا ابا الحسن ! اجلس ' فان هذا موضع ' قد جلس فیه سبعون نبیا مرسلا ' ما جلس فیه من الانبیاء احد ' الا و انا خیر منه ؛ و قد جلس في موضع کل نبي اخ له ' ما جلس من الاخوة احد ' الا و انت خیر منه ؛ قال انس ' فنظرت الي سحابة ' قد اظللتهما ' و دنت من رؤسهما ؛ فمد النبي یده الي السحابة ' فتناول عنقود عنب ' فجعله بینه وبین علي ' وقال ' کل یا اخي فهذه هدیة من الله اليّ ' ثم الیک ؛ قال انس ' فقلت یارسول الله ! علي اخوک ؟ قال ' نعم ' علي اخي†

---

*بحار الانوار جلد ۹ صفحه ۷ -

†بحار الانوار جلد ۹ صفحه ۸ -

عن جابر بن عبداللہ الانصاری، قال، قال رسول اللہ ...... فانی خلقت انا، و انت من طینة و احدة، ففضلت منہا فضلة، فخلق منہا شیعتنا؛ فاذا کان یوم القیمة، دعی الناس بامہاتہم، الا شیعتک؛ فانہم یدعون باسماء آبائہم، لطیب مولدہم*

عن علی، قال، قال رسول اللہ، یا علی؛ خلق الناس من شجر شتی، و خلقت انا و انت من شجرة و احدة، انا اصلہا، و انت فرعہا، والحسن والحسین اغصانہا، و شیعتنا ورقہا، فمن تعلق بغصن من اغصانہا، ادخلہ اللہ الجنة†

٧

قال ابو عبداللہ علیہ السلام، ان فاطمة بنت اسد جاءت الی ابی طالب، لتبشرہ بمولد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ، فقال ابو طالب اصبری سبتا، ابشرک بمثلہ الا النبوة‡

٨

قال جابر بن عبداللہ الانصاری، سالت رسول اللہ عن میلاد امیر المومنین علی بن ابی طالب؛ فقال آہ آہ لقد سالتنی عن خیر مولود، ولد بعدی علی سنة المسیح......

---

*بحار الانوار جلد ٩ صفحہ ٦، ٧ -

†بحار الانوار جلد ٩ صفحہ ٦ -

‡اصول کافی صفحہ ٢٨٧، بحار جلد ٩ صفحہ ٣ -

و من قبل ان وقع علي في بطن امه ، كان في زمانه رجل عابد راهب ، يقال له المثرم بن وعيب بن الشيقتام ، و كان مذكورا في العبادة ، قد عبدالله ماءة و تسعين سنة ، ولم يساله حاجة ، فسال ربه ان يريه و لياً له ، فبعث الله تبارک و تعالی بابي طالب اليه ، فلما ان بصر به المثرم ، قام اليه ، فقبل راسه ، و اجلسه بين يديه ، فقال من انت يرحمک الله؟ قال رجل من تهامة ، فقال من اي تهامة ؟ قال من مكة قال ممن؟ قال من عبد مناف ، قال من اي عبد مناف؟ قال من بني هاشم ، فوثب اليه الراهب ، و قبل راسه ثانيا ، و قال الحمد لله الذي اعطاني مسئلتي ، ولم يمتني حتي اراني وليه ، ثم قال ابشر يا هٰذا فان العلي الا علي قد الهمني الهاما..... ولد يخرج من صلبک ، فهو ولي الله تبارک اسمه و تعالی ذکره ، و هو امام المتقين ، و وصي رسول رب العٰلمين ، فان ادرکت ذلک الولد ، فاقراه مني السلام وقل له ، ان المثرم يقرء عليک السلام : وهو يشهد ، ان لا اله الاّ الله وحده لا شريک له ، و ان محمداً عبده و رسوله ، و انک وصيه حقا ؛ بمحمد يتم النبوة ، و بک يتم الوصية ، قال ، فبکي ابوطالب ، وقال له ما اسم هذا المولود ، قال اسمه علي ، فقال ابوطالب اني لا أعلم حقيقة ما تقوله ، الاّ ببرهان بين ، و دلالة واضحة ، قال المثرم ، فما تريد ان اسال الله لک ، ان يعطيک في مكانک ، مايكون دلالة لک ، قال ابوطالب ، اريد طعاما من الجنة ، في وقتي هذٰ ؛ فدعا الراهب بذلک فما

استتمّ دعاءه، حتي اتي بطبق عليه، من فاكهة الجنة، رطبة، وعنبة، و رمّان، فتناول ابوطالب منه رمانة؛ و نهض فرحا من ساعته حتي رجع الي منزله، فاكلها، فتحولت ماء في صلبه -

٩

فجامع فاطمة بنت اسد فحملت بعليّ، و ارتجت الارض و زلزلت بهم اياما، حتي تعبت قريش من ذلک شدة، و فزعوا وقالوا قوموا بالهتكم الي ذروة ابي قبيس، حتي نسالهم ان يسكنوا ما نزل بكم و حل بسيا حتكم فاجتمعوا علي ذروة جبل ابي قبيس، فجعل يرتج ار تجاجا، حتي تد كدت بهم صنم الصخور، و تنا ثرت، و تسا قطت الالهة علي وجهها، فلما بصروا بذلک؛ قالوا لا طاقة لنا بما حل بنا، فصعد ابوطالب الجبل، وهو غير مكترث بما هم فيه، فقال ايها الناس ان الله تبارک و تعاليٰ قد احدث في هٰذه الليلة حادثة، و خلق فيها خلقا، ان لم تطيعوه، ولم تقروا بولايته، و تشهدوا بامامته، لم يسكن ما بكم، ولا يكون لكم بتهامة مسكن؛ فقالو يا اباطالب! انا نقول بمقالتک، فبكي ابوطالب، ورفع يده الي الله عزوجل، وقال الٰهي سيدي اسالک بالمحمدية المحمودية، والعلوية العالية وبا لفاطمية البيضاء، الا تفضلت علي تهامة بالرافة والرحمة، فوالذي خلق الجنة و برا النسمة، لقد، كانت العرب تكتب هٰذه الكلمات

فتدعوا بها عند شدائدها فی الجاهلية، وهي لا تعلمها ولا تعرف حقيقتها -

۱۰

فلما كانت الليلة التي ولد امير المومنين فيها، اشرقت السماء بضيائها، و تضاعف نور نجومها،......و خرج ابوطالب...... ويقول، يا ايها الناس! تمت حجة الله .....فقد ظهر في هذه الليلة ولي من اولياء الله، يكمل الله فيه خصال الخير، و يختم به الوصيين، وهو امام المتقين، وناصر الدين، وقامع المشركين، وغيظا للمنافقين، و زين العابدين، و وصي رسول رب العالمين، امام هدى، ونجم علي، و مفتاح دجي، و مبيد الشرک والشبهات، وهو نفس اليقين،..... فلما اصبح غاب عن قومه اربعين صباحاً، قال جابر، فقلت يا رسول الله! الي اين غاب؟ قال انه مضي يطلب المثرم كان، وقد مات في جبل اللكام،......وجد المثرم ميتا جسدا ملفوفة مدرعة مستحي بها الي قبلته؛ فاذا هناک حيتان، احداهما بيضاء، والاخري سوداء، و هما يدفعان عنه الاذي؛ فلما بصرتا بابي طالب، غربتا في الكهف؛ و دخل ابوطالب اليه، فقال السلام عليک يا ولي الله!...... فاحيا الله تبارک و تعالي بقدرته المثرم؛ فقام قايما يمسح وجهه وهو يقول اشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريک له، و ان محمداً عبده و رسوله، و ان علياً ولي الله؛ فقال ابوطالب ابشر فان علياً فقد طلع الي الارض، فقال ما كانت علامة الليلة الّتي طلع فيها؛ قال ابوطالب لما مضي من الليل

الثلث ، اخذت فاطمة مایاخذالنساء عند الولادة ، فقلت لها مالک یا سیدةالنساء ، قالت انی اجد وهجا ، فقرات علیها الاسم الذی فیه النجاة ، فسکنت ، فقلت لها انی انهض ، فاتیک بنسوة من صواحبک ، یعنک علی امرک فی هذه اللیلة ؛ فقالت رایک یا ابا طالب فلما قمت لذلک ، اذا انا هاتف هتف من زاویة البیت ، وهو یقول ، امسک یا اباطالب ! فان ولی الله لا تمسه ید نجسة ، واذا انا با ربع نسوة یدخلن علیها و علیهن ثیاب کهیئةالحریر الا بیض ، واذا رایحتهن اطیب من المسک الا ذفر ؛ فقلن لها السلام علیک یا ولی الله فاجا بتهن...... فلما ولد انتهیت الینا ، فاذا هو کالشمس الطالعة...... وهو یقول ، اشهدان لااله الاالله ، وان محمدا رسول الله ، واشهد ان علیاً وصی رسول الله ؛ وبمحمد یختم الله النبوة ، وبی یتم الوصیة ، وانا امیرالمومنین

۱۱

اما المراة الا ولی ، فکانت حوا ؛ وا ما التی احصنتنی ، فهی مریم بنت عمران ؛...... واما التی ادر جتنی فی الثوب ، فهی اسیة بنت مزاحم ؛ و اما صاحبة الجونة ، فهی ام موسی بن عمران

۱۲

قال ابوطالب ، فقلت لو طهرنا لکان اخف علیه ،...... فقالت یا اباطالب ؛ انه ولد طاهرا مطهرا ، لا یذیقه مرالحدید

في الدنیا، الا علی ید رجل، یبغضه الله، و رسوله، و ملئکته، والسموات، والارض، والبحار، ویشتاق الیه النار؛ فقلت من هذا الرجل؛ فقلن ابن ملجم المرادي، لعنه الله.....ثم اخذه محمد بن عبدالله اخي، من یدهن، و وضع یده في یده، و تکلم معه وساله عن کل شئي؛ فخاطب محمد علیا باسرار کانت بینهما، ثم غبن المسوة.....فبکي الهئرم، ثم سجد شکراً لله ثم تمطي.....قال جابر، فقلت یا رسول الله! الله اکبر، الناس یقولون اباطالب مات کافراً*

۱۳

ثم انه ینبغي ان یحمل الخبر، علی انه وقعت تلک الغرائب في جوف الکعبة لئلا ینا في الاخبار†

۱۵

قال یزید بن قعهب، کنت جالسامع العباس بن عبدالمطلب.....بازاء بیت الحرام، اذا قبلت فاطمة.....وقد اخذ ها الطلق، فقالت رب اني مومنة بک، و بما جاء من عندک من رسل، و کتب، و اني مصدقة بکلام جدي ابراهیم الخلیل، وانه بني البیت الجلیل؛ فبحق الذي بني هذا البیت

---

*روایات نمبر ۸ تا ۱۲، بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳، ۴، ۵؛

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۵ -

و بحق المولود الذي في بطني، لما يسرت علي ولادتي؛ قال يزيد بن قعيب، فراينا البيت و قد انفتح عن ظهره، و دخلت فاطمة فيه، و غابت عن ابصارنا، والتزق الحايط؛ فرمنا ان يفتح لنا قفل الباب، فلم ينفتح لنا، فعلمنا ان ذلک امر من امرالله عزوجل ثم؛ خرجت بعد الرابع، و بيدها اميرالمومنين، ثم قالت اني فضلت علي من تقدمني من النساء، لان اسية بنت مزاحم عبدت الله عزوجل سراقي موضع لا يجب ان يعبدالله فيه الا اضطراراً؛ و ان مريم بنت عمران هزّت الدخلة اليا بسة بيدها، حتي اكلت منها رطبا جنيا؛ و اني دخلت بيت الله الحرام، فاكلت من ثمار الجنة، و اوراقها؛ فلما اردت ان اخرج، هتف بي هاتف يا فاطمة سميته علياً؛ فهو علي، والله العلي الاعلي يقول، اني اشتققت اسمه من اسمي، وادبته بادبي، و وقفته علي غامض علمي؛ و هو الذي يكسر الاصنام في بيتي، و يقدسني، و يمجدني؛ فطوبي لمن احبه، و اطاعه، و ويل لمن ابغضه، و عصاه*

۱۵

عن العباس بن عبدالمطلب...... قال، دخل رسول الله فلما دخل اهتزله اميرالمومنين، وضحک في وجهه، وقال السلام عليک

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳ ۔

یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ قال ثم تنحنح باذن اللہ وقال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون ، الی اٰخر الا یات؛ فقال رسول اللہ ؛ قد افلحوا بک ؛ و قراتمام الاٰیات الی قولہ......ہم فیہا خالدون؛ فقال رسول اللہ ؛ انت واللہ امیرہم ؛ تمیرہم ؛ من علومہم فیمتارون؛ و انت واللہ دلیلہم؛ و بک یہتدون؛ ثم قال رسول اللہ؛ لفاطمۃ؛ اذہبی الی عمہ حمزۃ ؛ فتبشر یہ بہ؛ فقالت و اذا خرجت انا؛ فمن یرویہ؟ قال؛ اردیہ... ...فوضع رسول اللہ لسانہ فی فیہ؛ فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا......فلما ان رجعت فاطمۃ بنت اسد؛ رات نورا قدار تفع من علی الی اعنان السماء؛ قال؛ ثم شدتہ؛ وقمطتہ بقماط؛ فتبر القماط؛ قال؛ فاخذت فاطمۃ قماطاً جیداً؛ فشدتہ بہ؛ فتبر القماط؛ ثم جعلتہ قماطین؛ فتبرہما؛ فجعلتہ ثلثا؛ فتبرہا؛ فجعلتہ اربعۃ اقمطۃ من دق مصر لصلابتہ؛ فتبرہا؛ فجعلتہ خمسۃ اقمطۃ دیباج ؛ فتبرہا کلہا ؛ فجعلتہ ستۃ من دیباج و واحدا من الادم؛ فتمطی فیہا؛ فقطعہا کلہا باذن اللہ؛ ثم قال بعدذلک؛ یا امۃ! لا تشدی یدی ؛ فانی احتاج ابصبص سربی با صبعی*

۱۶

کانت السباع یہرب من ابی طالب ؛ فاستقبلہ اسد فی الطریق الطایف ؛ و بصبص لہ ؛ و تمرغ قبلہ؛ فقال ابوطالب

---

*بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۹

بحق خالقک، أن تبین لي، مالک؟ فقال الاسد، انما انت ابو اسدالله ناصر نبي الله و مربیه*

۱۷

قال رسول الله صلی الله علیه و اله، ولقد هبط حبیبي جبرئیل، في وقت ولادة علي، فقال یا حبیب الله العلي الاعلی یقرء علیک السلام، ......ویقول هٰذا اوان ظهور نبوتک......اذ ایّد تک باخیک و و زیرک،......فقمت مبادراً......ففعلت ما امرت به...... فاذا انا بعلي علی یدي،......وهو یوذن،......فتلاها بوحدانیة الله عزوجل، و بوسالتي،......لقد أبتدأ بالصحف التي أنزلها الله عزوجل علی ادم......ثم قرا توریة......ثم قرا انجیل...... ثم قرا القرآن......ثم خاطبلني و خاطبته......و هٰکذا احد عشر اما ما من نسله†

(۱۸)

کسي خاص روایت کا ترجمہ نہیں ہے -

(۱۹)

بروایت دیگر، چوں والدہ امیر را در مشاہدہ جمال محمدي طاقت نشستن نماندے، روزے ابوطالب گفت، محمد بمقام

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۱۸ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۷

فرزند تست این همه اکرامش چرا میکنی' گفت والله تواضعی که از من واقع میشود مرا اختیاری نیست' اگر در حالتی که بجانب من محمد می آید' بسرعت تعظیم نه نمایم' فرزند رحم از غایت طپیدن و نهایت اضطراب هلاک شود؛ گفت بے برهان قبول نتوان درد' پس ابوطالب و حمزه اتفاق نموده' دستهاء خود بر دوش صدر اسد الله الغالب محکم کرده؛ سید کائنات را از بیرون خواندند بمجرد لقائے مصطفوی والده امیر بتائید صمدی و قوت مرتضوی قیام نمود؛ آن سرور فرمود کرم الله وجهه*

۲ –

عن محمد بن ابي بكر قال' اعتلّ الحسن بن علي' فاشتهي علي اميرالمومنين رمانة' فمد اميرالمومنين يده الي اسطوانة المسجد' و دعا ربه بما لم نفهمه؛ فخرج منها غصان فيه اربع رمانات' فدفع الي الحسن اثنتين' و الي الحسين اثنتين؛ ثم قال هٰذه من ثمارالجنة؛ فقلنا يا اميرالمومنين! أَو تقدر عليها؛ قال أوَ لست بقسيم الجنة و النار بين امة محمد†

---

*مناقب مرتضوی قلمی مصنفه کشفی ترمذی' ورق ٨٣ (ب) لغایته ٨٤ (الف)

†مدینة المعاجز لهاشم البحراني صفحه ٥١ -

۲۱

در تفسیر مذکور (عسکری) مسطور است، که امیرالمومنین، در مسجد کوفه باصحاب مستطاب خود نشسته بود؛ یکے آمده گفت، تعجب میکنم ازیں که دنیا نزد دیگران است، و در دست شما نیست؛ فرمود تو پنداری که مادنیا میخواهیم، و دست نمیدهد، پس دست دراز کرده مشتے سنگریزه بر گرفت؛ فی‌الحال در دست حق پرستش گوهر ها قیمتی شد؛ آنگاه فرمود اگر خواستمے چنیں بودے، پس از دست فرو ریخت بدستور سابق سنگریزه شد*

۲۲

عن حمزة، عن علي بن الحسین، عن ابیه علیه‌السلام، قال، کان ینادي، من کان له عند رسول‌الله عدة، او دین، فلیاتني، فکان من اتاه یطلب دینا، او عدة، یرفع مصلاه، فیجد ذلک تحته، فیدفع الیه†

۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶

ان روایات کا ابھي پته نهیں چلا، طبع آینده میں انشاءالله شامل کي جائینگي -

---

*مناقب مرتضوي قلمي ورق ۱۹۷ (الف)
†کتاب‌الخرایج والجرایح لا بن الراوندي صفحه ۱۷

٢٧

أن عايشة كانت تقول، زينوا مجالسكم بذكر علي عليه السلام*

٢٨

لو ان الرياضَ اقلام، والبحر مداد، والجن حسّاب، والانسَ كتاب، لا احصوا فضايل علي بن ابي طالب عليه السلام†

٢٩

عن ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها، انها قالت، سمعت رسول الله صلي الله عليه و آله يقول، ما قوم اجتمعوا يذكرون فضل علي بن ابي طالب، الا هبطت عليهم ملٰئكة السماء حتي تحف بهم، فاذا تفرقوا عرجت الملٰئكة الي السماء، فيقول الملٰئكة انا نشم من رايحتكم، مالا نشمه من الملٰئكة، فلم نر رايحة اطيب منها؛ فيقولون، كنا عند قوم، يذكرون محمدا، و اهل بيته، فعلق فينا من ريحهم، فتعطرنا، فيقولون اهبطوا بنا اليهم؛ فيقولون تفرقوا، و مضي كل واحد منهم الي منزله فيقولون اهبطوا بنا، حتي نتعطر بذلك المكان‡

---

*بحارالانوار جلد ٩ صفحه ٣٥٩ ۔

†ايضاً صفحه ٣٥٧ ۔

‡ايضاً صفحه ٣٥٨ ۔

۳۰

اس روایت کا بھی پتہ نہیں چلا -

۳۱

ابن عباس رفعہ ' انا میزان العلم ' و علي کفتاہ ' والحسن و الحسین خیوطہ ' و فاطمۃ علاقتہ ' و الائمۃ من بعدي عمودہ ' یوزن اعمال المحبین لنا ' والمبغضین علینا*

۳۲

ابو نعیم ' و صاحب المناقب ' اخرجا عن الباقر ' و الرضا رضي اللہ عنہما ' قالا الصادقون ' ھم الائمۃ من اھل البیت†

۳۳

اس روایت کا بھی پتہ نہیں چلا -

۳۴

عن انس قال ' کان عند النبي صلعم طیرا ' فقال اللھم ایتني باحب خلقک الیک ' یا کل معي ھذا الطیر ؛ فجاء علي فاکل معہ‡ '

۳۵

قال علي ' قال لي رسول اللہ یوم فتحت خیبر ' لولا ان تقول فیک طوایف من امتي ' ما قالت النصاری في

---

*ینابیع المودۃ لسلیمان القندوزي صفحہ ۲۴۵ -

†ایضا صفحہ ۱۱۹ -

‡ترمذي جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ -

عیسي بن مریم، لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر علي ملاء من المسلمین، الا اخذوا من تراب رجلیک، و فضل طهورک یستشفعون به؛ و لکن احسبک ان تکون مني، و انا منک؛ ترثني و رثک، وانت مني بمنزلة هارون من موسي الا انه لا نبي بعدي؛ انت تودي دیني ...و انت في الاخرة اقرب الناس مني......و انت أول من یرد علي الحوض و انت اول داخل الجنة من امتي؛ و ان شیعتک علي منابر من نور ... مبیضة وجوههم......حربک حربي، و سلمک سلمي، و سرک سري،.... وان ولدک ولدي ، وان الحق معک والحق علي لسانک، و في قلبک، و بین عینیک؛ والایمان مخالط لحمک، و دمک، قال علي علیه السلام فخررت الله سبحانه و تعالي ساجدا، و حمدته علي ما انعم به علي من الاسلام، والقران، و حببني الي خاتم النبیین و سید المرسلین*

٣٩

لما ها جر النبي صلي الله علیه واله؛ و أخا بین المهاجرین والانصار؛ ...و ترک امیرالمومنین؛ فاغتم من ذلک غما شدیدا؛ وقال یا رسول الله بابي انت وامي، لم تواخ بیني و بین احد؛ فقال والله یا علي ما حبستک الا لنفسي؛ اما ترضی أن تکون اخي، و انا اخوک، و انت وصیي، و

---

*بحار جلد ٩ صفحه ٣٧١ -

وزیری ، و خلیفتی في امتي ،......و انت مني بمنزلة هرون من موسی*

۳۷

قال في مرضه ، ادعوا لي اخي عليا؛ فدعي له علي ؛ فصره بثوبه ، واکب علیه؛ فلما خرج من عنده؛ قیل له ما قال لک ، قال علمني الف باب ، يفتح من کل باب الف باب†

۳۸

عن زید بن ارقم قال ، كان لنفر من اصحاب رسول الله ابواب شارعة في المسجد؛ فقال يوما ، سدوا هذه الابواب ، الا باب علي؛ فتكلم في ذالک الناس؛ قال ، فقام رسول الله صلي الله عليه و اله فحمد الله و اثنی علیه؛ ثم قال ، اما بعد فاني امرت بسد هذه الابواب غیر باب علي؛ فقال فيه قائلكم ، و اني والله ما سددت شيئا ، ولا فتحته ، و لكني أُمرت بشئي ، فا تبعته

قال النبي صلي الله عليه و اله ، لا يحل لاحد ، ان يجنب في هٰذا المسجد ، الا انا ، و علي‡

---

*بحار جلد ۹ صفحه ۳۹۵ -

†ایضاً صفحه ۳۹۴ -

‡ایضاً صفحه ۳۰۸ -

٢٩

قال رسول الله ' اتاني ملک فقال یا محمد ان الله یقرء علیک السلام ' و یقول ' قد زوجت فاطمة من علي ؛ فزوجها منه*

عن علي......فما راینا رسول الله اشد فرحاً منه الیوم†

لما زوج رسول الله علیاً فاطمة؛ دخل علیها ' وهي تبکي ؛ فقال لها ما یبکیک ' لو کان في اهل بیتي خیر منه ' زوجتک‡

اما یا علمت یا فاطمة ان لکرامة الله ایاک ' زوجک اقدمهم سلما ' و اعظمهم حلماً ' و اکثرهم علما§

٣٠

یہ روایت بھی ابھی نہیں ملي -

٣١

عن ابي ایوب......قال یا عمار ' ستکون في امتي هنابث ' حتي یختلف السیف فیها بینهم ' حتي یقتل بعضهم بعضا؛ فاذا رایت ذالک ' فعلیک هذا الا صلع عن یمیني ' یعني علیا بن ابي طالب ؛ ان سلک الناس کلهم و ادیا ' و سلک علي وادیا ' فاسلک وادي علي ' وخل

---

*بحار جلد ١٠ صفحه ٣٣ -

†ایضاً صفحه ٣٢ -

‡ایضاً صفحه ٣٠ -

§ایضاً صفحه ٣١ -

عن الناس یا عمار! علي لا یردک عن هدي ' ولا یدلک علي ردي یا عمار! طاعة علي طاعتي ' و طاعتي طاعةالله*

۴۲

عن علي قال ' دعاني رسول الله صلي‌الله علیه و سلم فقال ان فیک مثلا من عیسیٰ ؛ ابغضته‌الیهود ' حتي بهتوا امه ؛ و احبته النصاري حتي نزلوه بالمنزل الذي لیس به ' الا و انه یهلک في اثنان ' محب مفرط ' یطر بذي بما لیس في ؛ و مبغض یحمله شنانی ' علي ان یبهتني†

۴۳

انتهیت الي عرش رب‌العالمین وجدت علي قائمة من قوائم العرش انا الله لا اله الا انا محمد حبیبي اید ته بوزیره ونصرته بوصیه‡

۴۴

کسي خاص روایت کا ترجمه نهیں هے

---

*ینابیع صفحه ۲۵-

†بحار جلد ۱۰ صفحه ۳۱ -

‡نورابصار ' الشبلنجي صفحه ۷۳ -

باسمہ العلی العظیم

۱

لکھوں پہلے حمد علی عظیم
علیم حکیم رحیم کریم
بدیع السمٰوات والارض ہے
عبادت اسی کی فقط فرض ہے
وہی واجب و خالق ممکنات
کہا اُس نے کن ہوگئی کائنات
نہیں کوئی موجود اس کے سوا
نہیں کوئی معبود اس کے سوا
اسی سے وجود اور اسی سے عدم
اُسی سے حدوث اور اُسی سے قدم
اُسی کے ہیں وارفتہ یہ ماہ و مہر
اسی کے ہیں سر گشتہ سارے سپہر
نہ وہ جسم ہے اور نہ وہ جان ہے
ہر اک جسم و جان اس میں حیران ہے
وہی شش جہت میں حضور نظر
نہ دیکھے اگر ہے قصور نظر
ہر اک دل میں ہے درد اس کا مقیم
خیال اس کا کہتا ہے آئی مقیم
سب اُس کے ہیں طالب وہ مطلوب ہے
وہ غالب ہے جو شے ہی مغلوب ہے
وہ خلاق ہے اور رزاق ہے
مبرا وہ ہے جفت سے طاق ہے

خدائي ميں بے مثل وحد هے وهي
ولم يولد اور لم يلد هے وهي

سنو آيه اے اهل فقر مكتب
ويرزقه من حيث لايحتسب

وه مستور هے بينش وهم سے
بهت دور هے، دانش فهم سے

ره دريا هے، موجيں هيں ماو شما
مگر كوئي اس سے نهيں آشنا

نه وه هے مركب نه وه هے بسيط
مگر هے علي كل شئي محيط

زياده رگ جاں سے نزديك هے
فقط كيد هے جن كو تشكيك هے

يه هے اُن كے حق ميں كلام مبين
و اُملي لهم، انّ كيدي متين

نهيں اس كي تحميد حد بشر
كه اپني بهي اُس كو نهيں كچه خبر

(٢) در نعت حضرت رسالت پناه
صلي اللّه عليه و اٰله وسلم

لكهه اے كلك اب نعت خير الانام * عليه الصلوة و عليه السلام
منيب علي نائب كردگار * سر لشكر انبياے كبار
وهي مركز عالم كن فكاں * وهي باعث صحت جسم و جاں
چلے حكم كے ساتهه اكثر درخت * هوئے نقش پا هر سنگ سخت
كيا جس نے ماه دو هفته كو دو، * بلائے نه كيوں عمر رفته كو وو
بهلا كس كو نسبت هے اس شاه سے * كيا اس نے بيعت يد الله سے

مراتب هوں اُس کے بیاں مجھ سے کیا
کہ میں اُس کی اُمت میں کالانبیا
وہ لاریب محبوب معبود ہے
وهی خلق آدم سے مقصود ہے
هوئی اس کے قدموں سے قدر حرم
فلک اس کے روضہ کے آگے ہے خم
شہنشاہ دیں تھا وہ عالی جناب
ہمیشہ پھرا سر پہ چتر سحاب
زہے رتبہ نائب ذوالجلال
گیا پہنے نعلین کس جا بلال
یہ معصوم چودہ ہیں سب خوب و نیک
محمد سے لے تا محمد ہیں ایک

(۳) در بیان تولد جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام

کروں مولد بوالحسن کا بیان * کہ ہوں پر گہر گوش اہل جہاں
ہوا جس گھڑی مولد مرتضیٰ * قوی ہوگئے بازو مصطفیٰ
جو ماہ رجب کی ہوئی تیرھویں * ہوا مولد سید عالمیں
وہ آدینہ تھا ہے روایت صحیح * کہ پیدا ہوئے بادشاہ فصیح
شجاع عرب صاحب ذوالفقار * ہژبر خدا شاہ دلدل سوار
یقیناً ہے قسام نار و جناں * صریحاً ہے فرماں دہ انس و جاں
وهی ہے سپہدار لشکر شکن * وهی ہے جگر دار خیبر شکن

(۴) ترجمہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنو! اے مطیعان خیرالانام * یہہ مضمون فرمان خیرالانام
کہ آدم سے پہلے ہزاروں برس * علی اور ہم نور واحد تھے بس
مثال عرش کے جانب راست تھا * کیا کرتے تھے ذکر حمد خدا
جو خالق نے آدم کو پیدا کیا * وہی نور اس پر ہویدا کیا
رہے جب تک آدم بروئے زمیں * رہا صلب آدم میں نور مبیں
نہ تھا نوح سے نور اپنا جدا * وہی نور کشتی میں تھا ناخدا
خلیل آگ میں جب گرائے گئے * کئی بار جبریل آئے گئے
بلا شک اسی نور کا تھا سبب * ذرا آگ سے نہ پہنچا تعب
جو دو حصہ وہ نور بیضا ہوا * ہوا ایک میں ایک شیر خدا
اُسی نور سے ہے جو مخلوق ہے * وہ سابق ہے جو تنہ ہے مسبوق ہے

(۵) پیام گفتن جبرئیل بانبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی ایک دن جبرئیل
یہہ کہتا تھا پیغام رب الجلیل
وہی پائیگا روز محشر نجات
ملی جس کو حب علی میں وفات
وزیر آپ کی زیست میں ہے علی
یہی آپ کے بعد ہوگا وصی
اگر آپ ہیں سرور انبیا
کیا اس کو حق نے شہہ اولیا

تري آل میں ہونگے سارے امام * ترا حکم ہے تا بروز قیام
سنی جب یہ تقریر روح الامین * علي نے رکھا سر بروئے زمین
کیا سجدۂ شکر خالق ادا * لگے کرنے ثنائے خدا

(۶) روایت از انس ابن مالک

انس ابن مالک سے ہے یہ خبر * کہ نکلے پئے سیر خیرالبشر
ملا ایک صحرا میں کوہ بلند * بسان فلک با شکوہ بلند
تلے اس کے اترے رسول خدا * کیا کوہ کا رتبہ مثل صفا
انس کو رواں ایک جانب کیا * شتربھي سواري کا اس کو دیا
کہا اس طرف ہیں امیر عرب * بدل ذکر محو عبادات رب
یہي کیجیو عرض بعد از سلام * کہ مشتاق بیٹھے ہیں خیرالانام
چلو جلد ہوکر شتر پر سوار * رکاب سعادت میں ہے جاں نثار
غرض آئے حیدر سوار شتر * ہوا پیش احمد اُتار شتر
اُتر کر کیا مرتضي نے سلام * لگے کہنے شفقت سے خیرالانام
علیک السلا اے خدا کے حبیب * شتاب آکے تو بیٹھ میرے قریب
یہاں بیٹھے ہیں آکے سارے نبي * بٹھائے ہیں پاس اپنے اپنے وصي
ہے ان انبیا کي مجھے سروري * اور ان اوصیا سے تجھے بہتري
یہ مذکور تھا جو اُٹھا ایک سحاب * اور آیا قریب رسالت مآب
کیا اپنا دست مبارک دراز * ہوا ابر اس ہاتھ سے سرفراز
لیا ابر سے خوشہ انگور کا * وہ پروین کي مانند تھا نور کا
علي سے کہا کھاؤ شیر خدا * ہدیہ کیا ہے خدا نے عطا
انس سے یہ کہنے لگے پھر نبي * برادر ہے میرا علي ولي

مصاحب مرا اور داماد ہےؑ * مرا علم جو ہے اسے یاد ہے
علی سے ہوں میں اور مجھہ سے علی * ولیکن نبی میں ہوں اور یہہ ولی
مرے لحم سے مرتضی کا ہے لحم * مرے شحم سے مرتضی کا ہے شحم
علی کا مرے پوست سے پوست ہے * مرا دوست ہے اس کا جو دوست ہے
عدو ہے مرا جو ہے اس کا عدو * نہ اس کے عدو کو ملے آبرو
مری خاک اور خاک اس کی ہے ایک * اسی خاک سے اس کے ہیں یار نیک
قیامت میں سب کو ملائک تمام * پکارینگے لے لے کے مادر کا نام
علی کے محب ہونگے جو حشر میں * پکارینگے نام پدر سے انہیں
علی فرع ہے میں ہوں اصل شجر * ائمہ ہیں شاخہائے دگر

محب اس کے جتنے ہیں اوراق ہیں
بہشت ان کے قدموں کے مشتاق ہیں

(۷) از امام صادق علیہ السلام

ہوئے جب کہ مولود خیرالبشر * نمایاں ہوئے معجزے بیشتر
ہوئی مادر مرتضی خوش کمال * کیا اپنے شوہر سے جاکر یہہ خیال
یہہ سنکر ابو طالب نامور * لگے کہنے ایک قرن تو صبر کر
ملا آمنہ کو یہہ جیسا پسر * خدا تجھکو بھی دیگا ویسا پسر
مگر یہہ نبی ہوگا اور وہ ولی * محمد ہے نام اس کا اس کا علی

(۸) روایت از جابرؓ

روایت ہے جابر سے اے مومنو * فرحناک ہوکر خوش دل سے سنو
کہ کہتے تھے ایک دن جناب نبیؐ * مرے بعد خیرالبشر ہے علیؑ

عیاں اس میں ہونگی صفات مسیح
جلائے گا وہ معجزات مسیح
ہز بر الہی امیر کبیر
ہوا بطن مادر میں جب جاگیر
تھا ان روز ون اک راہب خوش نصیب
سن اس کا تھا دو سو برس کے قریب
عبادت میں دن رات مشغول تھا
جناب خدا کا وہ مقبول تھا،
لگا کہنے اک روز وہ حق شناس
یہہ اللہ سے بعد حمد و سپاس
کہ اے واقف حال ما فی الصدور
مرا قلب حاجات سے ہے نفور
کبھی تجھہ سے میں نے نہ کی التجا،
مگر آج، یہہ ہے مری التجا
دکھا دے کوئی دوست اپنا مجھے
خدا یا یہی ہے تمنا مجھے
ہوئی عرض مقبول پروردگار
گئے وہاں ابو طالب نامدار
نظر آیا راہب کو نور جلال
کہ تھا سر سے پا تک ظہور کمال
ہوئی دیدۂ عقل حیرت گزیں
اُٹھا بہر تعظیم وہ پاک دیں
فزوں حد سے راہب نے تعظیم کی،
بہت پاس بٹھلا کے تکریم کی
کہا کون ہیں آپ فرمائیے
مفصل نسب اپنا بتلائیے

یہہ بولے ابو طالب با وقار
که اهل تہامہ میں ہوں نامدار
وہ بولا تہامہ ہے وہ کون سا
کہ جس میں سے ہیں آپ اے مقتدا
یہہ سنکر ابو طالب نیک خو
لگے کہنے اے راہب آگاہ ہو
تہامہ ہے مکہ کا جس میں ہیں ہم
سکونت ہے اپنی میان حرم
مرا دادا ہاشم ہے سن مجھ سے صاف
وہ مشہور ہے ابن عبد مناف
یہہ سنتے ہی راہب ہوا شاد کام
لگا کہنے ہیں آپ عالی مقام
کروں حمد و شکر و سپاس خدا
کہ مقبول کی جلد میری دعا
یہہ تھی آرزو مجھکو شام و سحر
خدا کا کوئی دوست آئے نظر
سو الحمد لله دیکھا تمھیں
حسین صورت ماہ دیکھا تمھیں
نہ ہوتی تمھاری زیارت مجھے
تو تا حشر رہ جاتی حسرت مجھے
کہا پھر یہہ راہب نے اے نیک خو
بشارت میں دیتا ہوں اک آپ کو
مجھے دی ہے میرے خدا نے خبر
نہیں شبہہ کا اُس میں مطلق اثر
پسر تجھ کو دے گا اب ایسا خدا
کرے گا جو باطل کو حق سے جدا

وہ ہے قوت بازوے مصطفیٰ
مقام اس کا ہے پہلوے مصطفیٰ
کریگا خدا دین اس سے قوی
کریگا نبی اس کو اپنا وصی
تولد ہو جس دن وہ پہلا اسام
ضرور اس کو پہنچانا میرا سلام
یہہ کہنا کہ راہب وہ دین دار تھا
خدا کا بہ دل اُس کو اقرار تھا،
وہ تھا قائل سیدالمرسلین
تجھے جانتا تھا سپہدار دین
محمد جو ہے سید انبیا
علي بے گماں سید اولیا
کسي کا جو دونوں میں منکر ہوا۔
کہا ہے خدا نے، وہ کافر ہوا
نہیں شبہہ اس میں وہ دونوں ہیں ایک
ازل سے ابد تک وہ دونوں ہیں ایک
یہہ سن کر ابو طالب نامدار
ہوئے چشم پر نور سے اشکبار
لگے کہنے اے راہب خوش کلام
بتا مجھ کو اس طفل کا کیا ہے نام
لگا کہنے راہب سنو یا ولي
اُسي کا ہے اسم مقدس علي
وہ بے شک ہے قسام نارو جناں،
کریگا وهي فتح جنگ جناں،
وہ میدان هیجا میں ہے شیر حق،
کف مصطفیٰ میں ہے شمشیر حق،

یہ بولے ابو طالب با خدا
مصدق بتا اپني گفتار کا
سند کب ھے دعوی ترا بے دلیل
اگر راست گو ھے سنادے دلیل
لگا کہنے وہ راھب حق شناس
دلائل ھیں موجود سب میرے پاس
جو شے تجھ کو درکار ھو، کر سوال
کریگا عطا، قادر ذوالجلال
جو یہ راست نکلے تو سب راست ھے
نہیں تو مري بات کب راست ھے
یہ بولے ابو طالب خوش سرشت
مجھے چاھئے ھے طعام بہشت
ہوا راھب نیک صرف دعا،
کہے تھے ابھي سب نہ حرف دعا،
کہ نازل ہوا آسماں سے طباق
پر از نار و انگور، چندیں طباق
ھوئے خوش ابو طالب با وقار
طبق سے لیا ھاتھ سے ایک انار
ھوئے رونق افزائے دولت سرا
انار معطر تناول کیا
وھي شربت نار نطفہ ھوا
قسیم جناں اس سے پیدا ھوا

و ترجمہ حدیث دیگر

جو نطفہ ھوا ساکن رحم پاک * گرے سارے اصنام بالائے خاک
زمیں کو کئي دن رھا زلزلہ * قیامت کے ساماں ھوئے برملا

هراساں ہوئے دل میں سارے قریش
منغض ہوا بت پرستوں کا عیش
جو مکہ میں ہے بوقبیس ایک کوہ
وہاں سب گئے مشرکوں کے گروہ
تمام اپنے بت لے گئے بت پرست
ہر اک بت لگا ٹوٹنے مثل مست
بہت زلزلہ کی جو شدت ہوئی
تو کفار کی تنگ حالت ہوئی
بتوں کا سوا اُن سے تھا حال بد
طلب کرتے تھے تو بھی احمق مدد
لگا ہونے جب کوہ ہر جا سے شق
ہوا رنگ رو بت پرستوں کا فق
ہوئے ٹکڑے آپس میں لڑ لڑ کے سنگ
شجر کوہ کے گر پڑے بے درنگ
ہوئی بت پرستوں کو جینے سے یاس
ہوا روح کو تنگ، خاکی لباس
کہ آئے ابو طالب نامور
وہیں قلہ کوہ پر بے خطر
کیا بت پرستوں کی جانب خطاب
ہوا غیب سے تم پہ نازل عذاب
نہ ہوگا کبھی دفع تدبیر سے
ہوا ہے یہہ حیدر کی تاثیر سے،
ہوا بطن مادر میں ساکن وہ آج
کریگا جو دین نبی کا رواج
یہہ لازم ہے اُس کی اِطاعت کرو،
قبول اُس ولی کی ولایت کرو ۔

وگرنہ ابھي ھوگے تم سب ھلاک * نظر آئے گا کوہ مانند خاک
کسي جا ملے گي نہ تم کو پناہ * بشر کو کہاں تاب قہر الہ
کہا بت پرستوں نے اے باخدا! * ھمیں حکم والا کي ھے اقتدا
ولایت کا اقرار ھم نے کیا * اطاعت کا اقرار ھم نے کیا
برائے خدا اب بچاؤ ھمیں * طریق سلامت دکھاؤ ھمیں
یہ سنکر ابوطالب خوش بیاں * لگے دیکھنے جانب آسماں
یہ کي عرض اے خالق خاص و عام * برائے محمد علیہ السلام
برائے علي و برائے بتول * کرم سے یہ میري دعا کر قبول
ملے اھل مکہ کو اس دم نجات * حضور ان کے رہ جاے بندہ کي بات
اُسي دم ھوا زلزلہ بر طرف * چلے گھر کو سب مطمئن ھر طرف
یہ فرماتے ھیں سید المرسلین * قسم اُس خدا کي ھے اے اھل دیں!
جو کرتا ھے دانوں سے پیدا گیاہ * بنائے ھیں جس نے سفید و سیاہ
دعائے ابو طالب نامدار * عرب نے لکھي تھي پئے یادگار
اگرچہ جاھلیت میں ھوتے تھے تنگ * فقط پڑھتے تھے وہ دعائے درنگ
اُسي وقت ھو جاتي تھي مستجاب
ھر اک ہوتي تھي مشکل آساں شتاب

۱۰ در بیان ولادت جناب علي بن ابي طالب علیہ السلام

ھوئي جب شب مولد مرتضیٰ * منور جہاں دفعتاً ھو گیا
فروغ کواکب دو چنداں ھوا * ھر اک ساکن مکہ حیراں ھوا
یہ کہتے تھے ابو طالب نیک نام * ھوئي آج حجت خدا کي تمام

علي ولي آج پيدا هوا
وصي نبي آج پيدا هوا
هوا بت پرستوں کا بازار سرد
هوا رنگ اصنام هيبت سے زرد
امير عرب هے مددگار دیں
يهه هے نخلبند چمن زار دیں
يهي هے سپهدار دين خدا
شه آسمان و زمیں خدا
يہي فوج شيطاں کو ديگا شکست
کريگا يه اسلام کا بندوبست
رهے گا يهه مبغوض اهل نفاق،
اُسي کا هے ديندارون کو اشتياق،
يه هے گنج علم خدا کا کليد
سپهر امامت کا نجم سعيد
اُڑا اُس کي هيبت سے اب رنگ شرک،
هوا لعل توحيد هر سنگ شرک
جناب ابو طالب پاک جاں
هوئے سب سے چاليس دن تک نہاں
سنا جب يه ارشاد خيرالورا
لگا کهنے يوں جابر با وفا
که مکه سے چاليس دن تک کہاں
رهے تهے ابو طالب خوش بياں
لگے کهنے يوں اشرف انبيا
وه راهب که مذکور جس کا هوا
جہاں تها وهاں پائي اس نے وفات
گئے دفن کو عم والا صفات

نظر آیا راهب کا حال عجیب
کہ بے دم پڑا تھا وہ حق کا حبیب

طرف قبلہ کے روئے پر نور تھا
منور سراپا وہ مغفور تھا

نگہباں پڑے لاشہ باصفا
سفید ایک مار اک سیہ مار تھا

قریب آنے پاتے نہ تھے جانور
نہ تھا لاشۂ پاک کو کچھ ضرر

جو پہنچے ابو طالب نامدار
چھپے غار میں جا کے دونوں وہ مار

یہ بولے ابو طالب پارسا
سلام علیک اے ولی خدا

زہے قدرت قادر ذوالجلال
ہوا زندہ وہ راهب با کمال

کہا آنکھیں ملکر علیک السلام
کیا کوہ کو تونے دارالسلام

مسیحا کا اعجاز تونے کیا
میں مردہ تھا تیرے قدم سے جیا

خدا کو سمجھتا ہوں میں لاشریک
قسم ہے نہیں کوئی اس کا شریک

محمد ہے بے شبہ اس کا رسول
کیا دل سے دین اس کا میں نے قبول

ولی خدا ہے جناب علی
امام دوعالم ہے بعد از نبی

یہ سنکر ابوطالب نیک نام
لگے کہنے اے راهب خوش کلام!

ھوے آج پیدا علي ولي
ھزبر الہي وصي نبي
کہا سن کے راھب نے اے پارسا
ھوا جب کہ پیدا وہ شیر خدا
ھوا پردۂ غیب سے کیا عیاں
عجائب جو دیکھے ھوں کیجے بیاں
یہ بولے ابو طالب پاک دیں
گئي نصف شب جبکہ اے بایقیں
ھوا درد فاطمہ کو کمال
ھوئي بے قراري سے آشفتہ حال
کہا میں نے اے بہترین زناں
ترے درد سے میں ھوا خستہ جاں
غرض اسم اعظم جو میں نے پڑھا
وھیں درد زہ اس کا (کم ھو گیا)*
بلانے چلا میں کئی عورتیں
کہ تدبیر میلاد آکر کریں
فلک سے یہ ھاتف کي آئي ندا
عبث عورتوں کو بلانے چلا
گناھوں میں آلودہ ھیں جن کے ھاتھہ
نہ لا بہر تدبیر تو ان کو ساتھہ
تري زوجہ ھے فاطمہ پاک تن
چھوئیں کیوں گنہگار اس کا بدن
ھوا سن کے میں شاد بے اختیار
کہ وارد ھوئیں عورتیں پاک چار

---

*جاتا رھا (صحیح)

وہ پہنے تھیں چاروں لباس حریر
رخ ان کے تھے مانند بدر منیر
نہ گل ان سا خوش رنگ نے ارغواں
نہ مشک ان سا خوشبو نہ ہے زعفراں
نظر آئی جب فاطمہ نیک نام
کہا اے خدا کی حبیبہ سلام
دیا فاطمہ نے جواب سلام
کیا سب کی جانب خطاب کلام
تولد ہوئے شاہ گردوں جناب
عیاں شرق سے جیسے ہو آفتاب
کیا با فصاحت تشہد ادا
مسیحا کا اعجاز ظاہر کیا
لگا کہنے پھر وہ سپہدار دیں
کہ ہے مصطفی خاتم المرسلین
بلا شبہ ہوں میں ہی اس کا وصی
خدا نے کیا مجھ کو اپنا ولی

" در بیان چہار عورات

رکھو مومنو! اس طرف گوش جاں
کروں چاروں ان عورتوں کا بیاں
جو تھیں وضع میں فاطمہ (کے قریں)*
عیاں جن کے تھا رخ سے نور مبیں
تھی ایک اُن میں حوائے عالی جناب
درخشندہ مثل مہ و آفتاب

---

*کی معین (مطا)

دوم مریم پاک نور خدا
کہ تھي جو خموشي میں معجز نما
سوم آسیہ پاک دل پاک دیں
فدائے خدائے جہاں آفریں
چہارم تھي اُم کلیم خدا
سزاوار باغ نعیم خدا

۱۲ روایت از ابو طالب

یہ فرماتے ہیں والد مرتضی
ارادہ جو ختنہ کا میں نے کیا
کہا آسیہ نے کہ اے پاک دیں
اسے کچہ بہي ختنہ کي حاجت نہیں
کہ ختنہ کو کیا ہے مختّن سے کام
اسے کچہ نہیں آب آہن سے کام
نہ پہونچے گا تا زندگي اس کو زخم
لگے گا مگر آخري اس کو زخم
شہادت اُسي زخم سے پائے گا
لہو میں بہرا دلد کو جائے گا
یہ بولے ابو طالب نامور
کہ کون اس کا قاتل ہے ' کردے خبر
یہ اُس نے کہا ' ابن ملجم ہے وہ
بڑا ہي شقي سخت ظالم ہے وہ
غرض آئے گھر میں نبي خدا
کہ دیکھیں جمال ولي خدا
جو تزیں چاروں وہ عو تیں پاک دیں
پیمبر کو تسلیم کرنے لگیں

کیا کچھ پیمبر نے ان سے کلام
روانہ ہوئیں سوئے دارالسلام
یہہ تقریر ابو طالب پاک جان
ہوا سن کے راهب بہت شادمان
کیا سجدہ شکر خالق ادا
ہوا رو بقبلہ فنا ہو گیا
یہ حق سے جابر نے جس دم سنا
(تو اللہ اکبر کی دے کر صدا)*
یہ کی عرض اے سید انبیا
کہ تیرا چچا تھا ولی خدا
ہوا آج یہ امر خاطر نشیں
میں سنتا تھا کافر اسے پیش ازیں

۱۳ حدیث دیگر

تولد ہوئے کعبہ میں مرتضیٰ
ہوا کعبہ ہی میں یہ سب ماجرا
مگر ہوچکا سب بیان حدیث
نہیں ذکر کعبہ میان حدیث
یہی لکھہ گئے مجھ سے پہلے ثقات
کہ کعبہ میں گذریں یہ سب واردات
کروں اور ذکر حدیث صحیح
کرے ترجمہ نظم طبع فصیح

---

*تکبیر سے اللہ اکبر کہا (مؤ)

۱۴ حدیث از یزید بن قعیب

خبر ہے یزید بن قعیب سے یوں
محب علي سن کے خوش حال ہوں
کھڑا تھا میں بیت خدا کے قریں
تھے عباس بھي اتفاقاً وہیں
وہاں فاطمہ آئي با اضطرار
کہ تھي درد زہ سے بہت بے قرار
کئے جب دراز اس نے دست دعا
جناب خدا میں یہ کي التجا
میں ایمان یارب ترا لائي ہوں
مددکر کہ گھر میں ترے آئي ہوں
کئے جتنے مبعوث تونے رسول
کیا جن کتابوں کا تونے نزول
مطیعہ ہوں اور ان کی معتقدہ ہوں
شب و روز طاعت پر آمادہ ہوں
مراجد معصوم جو تھا خلیل
بنایا ہے جس نے یہ بیت جلیل
مصدق ہوں میں اس کے اقوال کي
مقلد ہوں میں اس کے افعال کی
مرے بطن میں ہے جو ظاہر جنیں
یہ بے شبہ ہے سیدالمومنین
اسي کے تصدق سے فرمان ہو
کہ مجھ پر ولادت اب آسان ہو
یہ کہتا ہے راوی کہ بعد از دعا
ہوي چاک دیوار بیت خدا

گئی فاطمہ چ ک کی راہ سے
مشرف ہوئی کعبۃاللہ سے
ہوئی فاطمہ جب نظر سے نہاں '
نہ تھا چاک دیوار کے درمیان
کیا قصد میںنے کروں قفل وا
کہ کعبہ میں دیکھوں ہے کیا ماجرا
نہ زنہار وہ قفل وا ہو سکا
نہ مکشوف یہ ماجرا ہو سکا
ہوا یہ مرے قلب پر آشکار
کچھ اس میں ہے اسرار پروردگار
غرض چار دن ہوگئے جب بسر
نمایاں ہوا چاک بار دگر
علی کو لئے ہاتھ پر فاطمہ
نکل آئی شق سے ادھر فاطمہ
یہ کلمے تھے لب پر بہانگ بلند
علی کے سبب میں ہوئی ارجمند
ہوں افضل ترین زنان سلف
ہوا مریم و آسیہ پر شرف
ہے مقبول حق بے گماں آسیہ
و لیکن ہے مجھ سی کہاں آسیہ
عبادت وہاں کرتی توی وہ مدام
سکونت کے قابل نہ تھا جو مقام
مگر اضطرا راً ' نہ تھا کچھ ضرر
کہ فرعون تھا حاکم بحرو بر
ہوئی مجھ سے کعبہ میں طاعت ادا
یہ طاعت کجا وہ عبادت کجا

ہے مریم بھی گو بہترین زنان
ولیکن فضائل میں مجھ سی کہاں
جھکاتی تھی ہاتھوں سے جب شاخ کو
قریں منہ سے کرتی تھی تب شاخ کو
ملی مجھکو کعبہ میں نعمائے خلد
ہوئے مجھ پہ نازل طبقہائے خلد
جو کعبہ سے باہر میں آنے لگی
ندا مجھ کو اس دم یہ ہاتف نے دی
رکھ اے فاطمہ نام اس کا علی
وصی نبی ہے یہ میرا ولی
مرے نام سے اس کا مشتق ہے نام
ہے بارہ اماموں میں پہلا امام
بہت اس کو تعلیم میں نے کیا
سزاوار تعظیم میں نے کیا
ہوئیں اس پہ حل مشکلات علوم
دیا درس علم سماؤ نجوم
بتوں کو کریگا مرے گھر سے دور
نبی اور یہ ہے مرا ایک نور
یہ سقف حرم پر کہیگا اذاں
مٹائیگا یہ مشرکوں کا نشاں
رہے گا یہ توحید و تحمید میں
رہے گا یہ تقدیس و تمجید میں
خوشا وہی کہ جو رکھے گا اس کو دوست
مرا دوست ہے یہ رکھے جس کو دوست
عدو ہے مرا جو ہے اس کا عدو
عدو اس کا ہوں یہ ہے جس کا عدو

۱۵ دربیان معجزات علي ابن ابي طالب علیه السلام

گئي جب نگاه جناب علي
سوئے چہرۂ رشک ماہ نبي
و فور مسرت سے خنداں ہوئے
فصاحت سے یوں گوہر افشاں ہوئے
سلام علیک اے رسول خدا
رہا سالہا آپ سے میں جدا
نہایت ہي مشتاق دیدار تھا
تصور سے مجھ کو سروکار تھا
ہوا للہ الحمد بارے وصال
ملا عیش مجھ کو بجائے ملال
لگے پڑھنے قد افلح المومنون
ادا کر چکے جب کہ تا خاشعون
نبي نے کہا سن کے بے اختیار
بہ تحقیق مومن ہوئے رستگار
علي نے پڑھا جبکہ تا خالدون
نبي نے یہ فرمایا آگاہ ہوں
مجھے اپنے اخلاق کي ہے قسم
علي ہے ازل سے امام امم
ہدایت کریگا یہ اخیار کو
تہ تیغ لائے گا اشرار کو
یہ پھر فاطمہ سے نبي نے کہا
بشارت یہ حمزہ کو تو دیکے جا

علي کی ولادت کا ہو وہ مقر
علي کي امامت کا ہو وہ مقر

کہا فاطمہ نے کہ یا مصطفی
کریگا طلب شیر اگر مرتضی

تو اس دم پلائے گا کون اس کو شیر
کڑھے گا پئے شیر طفل صغیر

نبي نے کہا کچھ نہ کر دل میں غم
کرینگے برادر کو سیراب ہم

غرض فاطمہ سوئے حمزہ چلی
ہوئے فیضیاب محمد علي

بغل میں نبي نے علي کو لیا
بہت پیار شفقت سے اسکو کیا

رکھي اس کے منہ میں پھر اپني زباں
ہوئے چشمے بارہ زباں سے رواں

جو حمزہ کو دیکر بشارت پھري
نظر آیا پر نور روئے علي

عذاروں میں ایسي ہوئي روشني
کہ ہو گرد خورشید کي روشني

نظر کر کے حیران ہوئي فاطمہ
بہت دل میں شادآں ہوئي فاطمہ

لپیٹا جو کپڑوں میں کرار کو
نہ خوش آیا اس شیر کردار کو

کیا پنجۂ قہر سے تار تار
تب اس شیر یزدان کو آیا قرار

کئي بار کپڑے کئے یونہي چاک
لگے ہونے انسان تر کر ہلاک

غرض ماں سے کہنے لگے مرتضی
نہ باندھو مرے ہاتھ بھر خدا
اٹھاتا ہوں بھر دعا ہاتھ میں
خدا کے یہاں اس میں اسرار ہیں
کہاں تک لکھوں معجزات امام
شکم میں وہ کرتے تھے ماں سے کلام
غضنفر ابھی تھے میان شکم
کہ بررو گرے سب بتان حرم

۱۴ روایت از ابو طالب

یہ کہتے ہیں ابو طالب باخدا
کہ جاتا تھا میں سوئے طائف چلا
درندے نظر آئے جو جانور
گریزاں ہوئے سب مجھے دیکھ کر
ملا ناگہاں ایک شیر ژیان
میں سمجھا ہوا میرے جی کا زیان
کہ اس شیر نے سر کیا اپنا خم
لگا چومنے آکے میرے قدم
خدا کی قسم دے کے میں نے کہا
کہ اے شیر اتنا تذلل ہے کیا
ہوا حکم خالق سے گویا وہ شیر
نہایت سماجت سے بولا وہ شیر
کروں کیوں نہ میں اس قدر انکسار
تو ہے والد شیر پروردگار
ازل سے ہے عالی تری منزلت
کرے گا محمد کی تو تربیت

۱۷ ترجمہ حدیث دیگر

یہ فرماتے ہیں حضرت مصطفیٰ
علی ولی جب تولد ہوا
رہیں مجھ کو ہاتف کی آئی ندا
علی کے تولد کا مژدہ دیا
کہا مجھ سے اول خدا کا سلام
دیا بعد مجھ کو یہ اس نے پیام
کہ آیا زمان رسالت قریب
تولد ہوا آج تیرا حبیب
کریگا تری پشت اس سے قوی
مرا شیر ہے یہ علی ولی
تو سلطان عالم ہے یہ ہے وزیر
ہمیشہ رہیگا یہ تیرا نصیر
یہ ہاتف سے جس وقت میں نے سنا
سوے خانہ فاطمہ میں گیا
نظر آیا مجھ کو علی کا جمال
ہوئی میرے دل کو مسرت کمال
کہی با فصاحت علی نے اذان
کئے کلمے ایمان کے سب بیان
صحف جتنے آدم کے تھے سب پڑھ گئے
پڑھے دفتر انجیل و توریت کے
تلاوت لگا کرنے قرآن کی
بیاں کی ہر اک کلمہ ایمان کی
بہت اس نے کی مجھ سے گفت و شنید
وہ ہے گنج علم خدا کا کلید
اسی طرح باقی ہیں گیارہ امام
خدا کی طرف سے ہیں بارہ امام

۱۸ در فضائل امیر المومنین علي علیه السلام

علي تها بلا شبه نور خدا * نبي اور وه تهے نه باهم جدا
نبي سے هوا شق اگر ماهتاب * علي سے هوئي رجعت آفتاب
نبي كو ملي قدر معراج عرش * هوئی نعل عبد نبي تاج عرش
تو معراج حيدر هے دوش رسول * به از عرش اكبر هے دوش رسول
ازل سے علي هے قبول خدا * رهے اس سے راضي رسول خدا
ادب دان خیرالبشر تها علي * نگهبان خیرالبشر تها علي
خدا هے اگر مرشد مصطفی * تو حيدر هے مسترشد مصطفی
خدا نے نبي پر افاضه كيا * علي نے وهيں استفاضه كيا
رها محرم راز خیرالبشر * ملے اس كو اعجاز خیرالبشر
تمام اس په اعجاز تهے منكشف * دلا هيں يهي معني لو كشف
سخي وه كه تلوار قاتل كو دي * انگوٹهي مصلے په سائل كو دي
اكهاڑا جو خيبر معلق هوا * زمين كا جگر خوف سے شق هوا
فرشتوں كو كهانا ديا تين روز * فقط آپ پاني پيا تين روز
گواه اس په هے سوره هل اتی * وه بے مثل هے دال هے لافتی

۱۹ ایضاً در فضائل علي بن ابي طالب

روايت هے تهے جب شكم ميں علي * سمجهتے تهے احمد كو هي يه نبي
جو آتے تهے گهر ميں رسول خدا * ادب كرتي تهي مادر مرتضی
كهڑي هوتي تهي جلد تعظيم كو * بجا لاتي تهي داب تكريم كو
ابو طالب اك روز كهنے لگے * كه اے فاطمه حمل هے اب تجهے
نه كر رنج تعظيم كو اختيار * كه اٹهنا هے تعظيم كو تجه په بار

محمد ترا خورد ہے بے گمان
بجاے پسر ہے وہ آرام جاں
کریگی نہ تعظیم خیرالبشر
تو ہے شرع اور عرف میں کیا ضرر
کہا فاطمہ نے کہ معذور ہوں
میں تعظیم کرنے میں مجبور ہوں
اٹھوں کیوں نہ تعظیم کو سرو قد
اٹھاتا ہے مجھکو جنین خود بخود
نہیں اس میں مطلق مجھے اختیار
کہ پیش جنین ہوں میں بے اختیار
یہ سن کر ابو طالب باکمال
تصلح کا کرنے لگے احتمال
کسی کی طرف کو کیا یہ خطاب
محمد کو لے آؤ گھر میں شتاب
ہوئے جبکہ وارد حبیب خدا
تو اٹھنے لگی مادر مرتضی
ابوطالب و حمزہ پاک دیں
گئے مادر مرتضی کے قریں
نہایت قوی تھے یہ دونوں جواں
حضور ان کے تھی فاطمہ ناتواں
کیا زور ان دونوں نے اس قدر
کہ کپڑے ہوئے سب پسینہ میں تر
مگر فاطمہ اٹھی تعظیم کو
بجا لائی آداب تکریم کو
ابو طالب و حمزہ حیراں ہوئے
ہلی ولی کے ثنا خواں ہوئے

کہا فاطمہ سےکہ اے پاک دیں * اٹھاتا ھے تجھ کو مقرر جنیں
کہ ھم کوہ ھیں اور تو کاہ ھے * بلا شک کہ زور ید اللہ ھے

۲۰ روایت از محمد بن ابي بکر

محمد جو ابن ابو بکر ھے
وہ بے عذر ھے اور بے مکر ھے
یہ مروي ھے اس سے حدیث حسن
کہ بیمار کچھ تھے جناب حسن
کہا باپ سے اے شہ نامدار
طبیعت مري چاھتي ھے انار
علي نے کیا ھاتھ اپنا دراز
خدا سے دعا کي بعجز و نیاز
ستون تھا جو مسجد کا پیش نظر
نکل آئي شاخ اس سے مثل شجر
معطر تھے اس شاخ میں چار انار
بسان گہر دانے تھے آبدار
حسین و حسن سے کہا لو انار
کہ حصہ ھے دونوں کا دو دو انار
کیا شیر یزداںؑ نے پھر یہ کلام
ملے تم کو رمان دارالسلام
یہ ابن ابو بکر نے عرض کي
کہ جنت پہ قادر ھو تم یا علي؟
کہا، ھوں میں قسام نارو جناں
یہ ھوگا قیامت کے دن سب عیاں

۲۱ روایت از علي نهار حاکي

علي هے جو نہار حاکي هے وہ
بہ اسناد مرفوع راوي هے وہ
کہ کوفہ کي مسجد میں تھے مرتضيٰ
یہ کي عرض اک شخص نے بر ملا
فدا میرے ماں باپ هوں یا علي
رہا کرتي هے مجھ کو حیرت یہي
بلا شبہ تم هو ولي خدا
تمہارے لئے سب کو پیدا کیا
مگر کچھ میسر نہیں مال و زر
تہي دست کوئي نہیں اس قدر
لگا کہنے وہ ضیغم ذوالجلال
کہ اے شخص تجھ کو یہي هے خیال
علي کے هے دل میں تمنائے زر
یہي هے تردد کہ هاتھ آئے زر
مگر اس کو هوتا نہیں زر حصول
مقرر یہ هے بے زري سے ملول
غلط تیري خاطر میں هے یہ گماں
نہیں میں طلبگار مال جہاں
کہ دنیا کو دي میں نے بائن طلاق
رہا تا ابد مجھ میں اس میں فراق
کیا اختیارانہ فقر اختیار
نہیں مجھ کو واللہ کچھ اضطرار
یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک
اٹھائي زمیں سے پھر انگشت خاک

کیا دست اقدس کو فی‌الفور وا
ہوئی خاک مشت در بے بہا
کہا اس سے دیکھا مرا اختیار
بھلا اس قدر ہے کسے اقتدار
جو چاہوں گہر ہو ابھی ساری خاک
صدف سے ہے افزوں مرا دست پاک
مگر مجھ کو کچھ اس کی حاجت نہیں
کسی پر بجز فقر رغبت نہیں
غرض جھاڑا حیدر نے جب دست پاک
لآلی ہوے خاک میں مل کے خاک

۲۲ روایت از علی بن حمزہ

علی ابن حمزہ سے ہے یہ خبر
یہ کہتا ہے وہ مرد نیکو سیر
کہ یوں سیدالساجدین نے کہا
یہ کہتے تھے مجھ سے شہ کربلا
امیر عرب نے ندا عام کی
کہ مقروض ہے جس کسی کا نبی
دیا وعدہ انعام و اعطا کا ہو
مرے سامنے اس کو حاضر کرو
غرض جس کسی نے جو ظاہر کیا
مصلے سے حیدر نے حاضر کیا
مصلے نہ تھا، گنج معبود تھا
جو درکار تھا اس میں موجود تھا
ولا ختم کر یہ حدیث اب یہیں
کہ سن کر کوئی تا نہ ہو خشمگیں

۲۳ روایت از عمار یاسرؓ

اصح ہے یہ اخبار اخبار سے
کہ وہ نقل کرتے ہیں عمار سے

امیر عرب شہر بابل میں تھے
بہ دل صرف اک امر مشکل میں تھے

مگر امر وہ امر دنیا نہ تھا
بجز امر حق امر بیجا نہ تھا

یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب
منور ہوا چہرۂ ماہتاب

جو فارغ ہوا وہ شہ سرفراز
یہ سمجھا قضا ہوگئی ہے نماز

مشوش ہوا دل میں وہ نیک مرد
کہ وارد ہوا سامنے ایک مرد

کہا اس نے، فریاد ہے یا علی!
بہت مجھ پہ بیداد ہے یا علی!

بہت فقر سے تنگ ہے میرا حال
بہت دق ہے فاقوں سے اہل و عیال

خدا نے مجھے دی ہے تھوڑی زمیں
سوا اس کے کچھ ملک میرا نہیں

زراعت کیا کرتے تھے بذرگر
مجھے دیتے تھے عہد تھا جس قدر

بخوبی میں کرتا تھا اپنی معاش
نہ تھی رزق واسع کی مجھ کو تلاش

ہوئے یا امیر عرب! تین سال
کہ ہے بند میرا وہ رزق حلال

رہا ہے وہاں آکے اک شیر نر
نہیں ممکن اب آدمی کا گذر
بھلا بذرگر کیا زراعت کریں
مرے رزق کی کیا کفالت کریں
نہیں ہے کوئی میرا فریادرس
بجز شیر حق کون ہو داد رس
بہت بذرگر ہوگئے رزق شیر
گئے جو ادھر ہوگئے رزق شیر
خدا کا تو اے مرتضی شیر ہے
ترے آگے جو شیر ہے زیر ہے
ترے پاس آیا ہوں امید وار
کہ کر جائے اب شیر وہاں سے فرار
کہا شیر یزداں نے عمار سے
کہو جا کے اس شیر خونخوار سے
کہ خالی کرے جلد اس کی زمیں
اسے فقر و فاقہ کی طاقت نہیں
کرے اور صحرا میں وہ بود و باش
کرے عیش سے تا یہ اپنی معاش
دکھانا اسے میری انگشتری
یہ کہنا کہ ہے حکم خالق یہی
گئے جب کہ عمار یا سر وہاں
نظر آیا ان کو وہ شیر ژیاں
بڑھا خشمگیں ہو کے عمار پر
مہیا ہوا اپنے اطوار پر
کہا اس سے عمار نے دور ہو
نہ اپنے تہور پہ مغرور ہو

ذرا دیکھ حیدر کی انگشتری
یہ کہتا ہے تجھ سے وہ شیر جری
کہ جلد اس زمین سے نکل جا کہین
پڑے تا نہ قہر جہان آفرین
تامل کرے گا تو ہوگا ہلاک
نکل جا کہین جلد، ہو یا ہلاک
تن شیر تھا گاو سے بھی بزرگ
مگر سہم کر ہو گیا مثل گرگ
بدن کانپ اُٹھا اشک ریزان ہوا
وہین اس زمین سے گریزان ہوا
چلا وہان سے عمار پیش علی
کرے عرض تا ماجرا وہ ولی
نظر آیا خورشید تابان اُسے
مصلی ملے شاہ مردان اُسے
ادا کر چکا جب سلام صلوٰۃ
لگا کہنے عمار سب واردات

۲۴ روایت از جویرہ

روایت جویرہ کی ہے یہ صحیح
کہ کہتا تھا سب سے وہ مرد فصیح
چلا کوفہ سے لشکر مرتضی
بنصرت برائے جہاد غزا
امیر عرب صاحب ذوالفقار
رسول خدا کے شتر پر سوار
گلے میں تو پیراہن صوت تھا
ہوا سے سر پاک مالوت تھا

اُتارے ہوے دوش سے طیلساں
بہ سرعت تھے راہ خدا میں رواں
چپ و راست تھے دونوں چشم رسول
حسین و حسن، قلب زوج بتول
محمد جو اُن سے ہے چھوٹا پسر
رواں اسپ پہ تھا وہ پیش پدر
سواران لشکر شکن فوج فوج
تھے اُس دشت میں جیسے دریاے موج
چلی جاتی تھی فوج کچھ پیشتر
یکایک لگی ہونے وہ منتشر
سواروں کو گھوڑے گرانے لگے
سوار اُن کو کوڑے لگانے لگے
امیر عرب نے جو دیکھا یہ حال
کسی سے یہ پوچھا، ہوا کیا یہ حال؟
یہ کہ عرض اُس نے کہ اک* شیر نر
بزرگی میں ہے صورت گور خر
ارادہ وہ کرتا ہے اُس فوج پر
تو ہوتی ہے یہ فوج زیر و زبر
بپھر کئے ہیں گھوڑے دھل کر تمام
سوار اُن کو کوڑوں سے کرتے ہیں رام
یہ سن کر بڑھے آگے شیر خدا
نمایاں جو وہ شیر صحرا ہوا
کہا اس کو ہو میرے آگے سے دور
سمجھ بوجھ کر کیوں ہوا بے شعور

---

*اے مط

نہ هو موذي لشکر کردگار
نہیں کیا تجھے خوف پرور دگار
علي هے مرا نام واقف هے تو
غزا هے میرا کام واقف هے تو
چلا هوں مع فوج بہر غزا
کہ جو هیں منافق وہ پائیں سزا
هوا شیر ناطق بہ حکم خدا
لگا کہنے تم هو امام هدا
بلا شک هو تم شیر پرور دگار
منافق پہ شمشیر پرور دگار
وصي پیمبر بلا فصل هو
فروعات عالم هے، تم اصل هو
مطاع جہاں هو خدا کے مطیع
شہ زیب اورنگ عرش رفیع
نبي اور تم دونوں صدیق هو
پئے قتل کفار و زندیق هو
ظفر پاؤ تم جاکے اشرار پر
نہ پہونچے کوئي صدمہ ابرار پر
میں کیوں کر هوں اس فوج کا سد راہ
مرے دل میں هے خوف قہر الہ
ابوالوحش هوں اے شہ بحر و بر
کہ آدم صفي جیسے هیں بوالبشر
خدا نے کہا مجھ سے روز الست
یہ تو عہد کر مجھ سے اے شیر مست
نہ حیدر کے اصحاب کو کھائیو
نہ حیدر کے احباب کو کھائیو

نظر آئے سید جو ادنی تجھے
تو واجب ہے اعزاز اس کا تجھے
کیا عہد میں نے خدا سے درست
نہ اس عہد سے ہوں الہي میں سست
مگر آپ کا میں طلب گار تھا
نہایت مجھے شوق دیدار تھا
سني آج صحرا میں میں نے خبر
ادھر آتے ہیں شاہ جن و بشر
ہوا بس میں افتان و خیزاں رواں
ملے بارے شکر خدائے جہاں
زمانے میں گو میں بڑا شیر ہوں
مگر زندگاني سے اب سیر ہوں
بہت کوہ و صحرا کي کي میں نے سیر
بہت مجھ سے نالاں رہے وحش و طیر
بہت کیں زمانے میں خوں ریزیاں
بہت ناخنوں کي رہیں تیزیاں
ہزاروں برس کیں دل آزاریاں
ہزاروں برس کیں ستم گاریاں
یہي آرزو اب ہے یا مرتضي
کرو تم مري مغفرت کي دعا
بدن سے نکل جائے دم بعد ازیں
نہ تا کھائے لغزش قدم بعد ازیں
غضنفر نے مقبول کي عرض شیر
دعا کو ہوئي تھي ابھي کچھ نہ دیر
کہ اس شیر نے ایک نعرہ کیا
سوئے قبلہ منہ جلد اپنا کیا

ہوا شہر شہر قضا کا شکار
ہوئی قدرت اللہ کی آشکار

۲۵ روایت از واقدی در قصہ خارجی

یہ لکھتا ہے تاریخ میں واقدی
کہ تھا عہد مامون میں اک خارجی
خوارج میں وہ خارجی تھا شدید
عدوئے جناب علی تھا شدید
ہمیشہ وہ کرتا تھا سبّ علی
نہ تھا اس کو کچھ خوف رب علی
جو سنتا تھا کرّار کا نام وہ
تو دیتا تھا بے خوف دشنام وہ
ہوا پیش مامون یہ ذکر ایک روز
وہ بولا خوارج ہیں باقی ہنوز!
اسے جلد لاؤ مرے روبرو
کروں اس ستمگار سے گفتگو
غرض وہ جفا کار حاضر ہوا
خروج اس کا مامون پہ ظاہر ہوا
کہا اس سے مامون نے، تائب ہو تو
صلہ میں ہمارا مصاحب ہو تو
وہ بولا کہ میرا عدو ہے علی
نہ چھوڑوں گا اس کی عداوت کبھی
وہ میرے بزرگوں کا قاتل ہوا
اسی غم سے ٹکڑے مرا دل ہوا
بنا آپ سارے جہاں کا امام
رکھا خارجی سب بزرگوں کا نام

کیا قتل ان کو جو تھے اہل دین
جو اِس سے ملے وہ بلے اہل دین
یہاں سب پہ ہے قصہ نہروان
کہ کیسے کئے ظلم اِس نے وہان
کرون میں علي پر اگر ترک لعن
کریگي مري قوم مجھ پہ طعن
کہیں گے شقي زر کا طامع ہوا
جو مامون کا اب جا کے تابع ہوا
کیا پھر ناں ترک دین رسول
علي کا محب ہو گیا بوالفضول
کہا اِس سے مامون نے اے بے حیا
علي ہے وصي رسول خدا
محب علي ہے محب نبي
عدوئے علي ہے عدوئے نبي
نبي کا جو دشمن ہے بے دین ہے وہ
سزا وار توبیخ و نفرین ہے وہ
جدائي نبي و علي مین نہیں
برائي نبي و علي میں نہیں
وہ دونوں ہیں ایک اور دونوں ہیں نیک
تجھے خبط کچھ ہوگیا ہے ولیک
علي کي عداوت کو سمجھا ہے دین
شقي کوئی تجھ سے برابر نہیں
علي کي محبت تو ایمان ہے
جو مومن ہے سوجي سے قربان ہے
غرض پند مامون نے ہر چند کي
ہوئي پر نہ تاثیر کچھ پند کي

جو دیکھا نصیحت نہیں سود مند
کیا اس ستم گر کو زندان میں بند
غرض دل میں مامون بہت کھاکے طیش
محل میں ہوا مائل خواب عیش
گئی خواب راحت میں جب نصف شب
تو مامون نے اک خواب دیکھا عجب
جناب رسول اور جناب علي
حسین و حسن اور اصحاب بھي
ہوئے گھر میں مامون کے رونق فزا
وہ گھر نور حق سے منور ہوا
یہ مامون سے خیرالبشر نے کہا
مرے آگے اِس خارجي کو بلا
ستم گر کو مامون نے حاضر کیا
جو حق تھا پیمبر نے ظاہر کیا
نہ مانا پیمبر کا فرمان بھي
گئي جان بھي اور ایمان بھي
نبي نے کہا قہر سے دور سگ
ہوا سگ وہیں ہو کے ملعون الگ
عدوئے علي مسخ جب ہو گیا
جو حق تھا عیاں اس پہ سب ہوگیا
بہت سا وہ دم ہلایا کیا
جو نہ کچھ کہہ سکا بڑ بڑایا کیا
پیمبر نے مامون کو فرماں کیا
پھر اس سگ کو محبوس زنداں کیا
گري چرخ سے برق قہر خدا
ہوا خاک جل کر سگ بے حیا

کھلی آنکھ ماموں کی جب خواب سے
کیا سب بیاں اس نے احباب سے
کہ اتنے میں وہ خواب ظاہر ہوا
نگہبان زنداں کا حاضر ہوا
کہا اس نے جس دم گئی نصف شب
گری آج زنداں پہ برق غضب
جو قیدی تھے وہ سب سلامت رہے
نہ چونکے ہم آغوش غفلت رہے
پڑا ہے مگر اک سگ سوختہ
سو آیا ہوں میں حیرت اندوختہ
کہ جو خارجی ذل ہوا تھا اسیر
نہیں آج اس کا نشاں اے امیر
نہ جانے وہ کس طرح باھر گیا
سگ اس کی جگہ کیوں کر اندر گیا
رہا رات بھر در پہ ہشیار میں
ہوا مفت تیرا گنہگار میں
کہا اس سے ماموں نے ڈرتا ہے کیوں
تو ہے بے گنہ عذر کرتا ہے کیوں
اٹھالا سگ سوختہ کو یہاں
کہ ہو سرّ پوشیدہ سب پر عیاں
غرض اس نے اس سگ کو حاضر کیا
یہ سر سب پہ ماموں نے ظاہر کیا

۲۶ در فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اصح ہے حدیث رسول خدا
فضائل علی کے ہیں حد سے سوا

اگر کوئی احصا کرے ہے محال * بس آگاہ ہے خالق ذوالجلال
فضیلت علی کی کرے جو بیاں * گناہ اُس کے معفو ہوں سب بے گماں
خطا یا کہ جلی وانسی اگر * کرے گا تو ہوگا نہ کچھ بھی ضرر
فضیلت علی کی لکھے گر کوئی * بلا شبہ آمرزش اس کی ہوئی
نشاں اُس نوشتہ کا ہے جب تلک * دعا مغفرت کی کریں گے ملک
علی کے فضائل کو کوئی بشر * کرے گوش دل سے سماعت اگر
سب اس کے ہیں معفو گناہاں گوش * کریں گوش ہوش اپنے واہل ہوش
فضائل جو دیکھے کوئی آنکھ سے * ہوئی عفو جو کی بدی آنکھ سے
جو دیکھے محبت سے روئے علی * رکھے یا کوئی دھیاں سوئے علی
ویا ذکر حیدر سے مالوف ہو * عبادت میں گویا وہ مصروف ہو
جسے مرتضی سے محبت نہیں * اور اس کے عدو سے عداوت نہیں
نہ ہوگا کبھی اس کا ایماں قبول * جہنم میں جائے گا وہ بوالفضول

۲۷ روایت از حضرت عایشہ

یہ ہے حضرت عائشہ سے خبر * کہ فرماتے تھے شاہ جن و بشر
سب اپنی مجالس کی زینت کریں * کہ ذکر جناب ولایت کریں

۲۸ ترجمہ خلاصہ حدیث دیگر

اگر شاخیں اشجار کی ہوں قلم * مداد اس کی خاطر ہوں عالم کے یم
معین ہوں سب جن برائے حساب * مقرر ہوں انسان بہر کتاب
فضائل علی کے یہ ہیں بے شمار * کہ ہو تا قیامت نہ ان سے شمار

۲۹ روایت از ام سلمہؓ

یہ ہے ام سلمہ سے قول نبی
جہاں کوئی کرتا ہے ذکر علی
ملک کرتے ہیں آسماں سے نزول
سماعت کی کرتے ہیں دولت حصول
جو کر چکتے ہیں ذکر شاہ نجف
ملک جاتے ہیں آسماں کی طرف
جو ملتے ہیں ان سے ملایک تمام
توخوشبو سے بھرتے ہیں ان کے مشام
وہ کرتے ہیں حیران ہوکر سوال
کہ کیوں آج خوشبو ہے تم میں کمال
کسی عطر میں ایسی خوشبو نہیں
کسی حور کے ایسے گیسو نہیں
ملک ان کو دیتے ہیں ہنس کر جواب
مقابل ہے کیا اس کے عطر گلاب
گئے تھے بروئے زمین آج ہم
نظر آئے کچھ مرد مومن بہم
وہ کرتے تھے ذکر امیر نجف
وہاں بیٹھے تھے باندھ کر ہم بھی صف
وہ جب تک یہ مذکور کرتے رہے
بہت ہم کو مسرور کرتے رہے
اسی ذکر کا ہے عیاں یہ اثر
کہ آتی ہے خوشبو تمہیں اس قدر
یہ سنتے ہیں جس دم ملائک تمام
تو کہتے ہیں وہ کون سا ہے مقام

تمہیں بھی وہاں لے چلو اپنے ساتھ
کہ آئے یہ نعمت ہمارے بھی ہاتھ
وہ کہتے میں ذکر علی تھا جہاں
نہیں ہے کوئی آدمی اب وہاں
ہوئے اپنے کاموں میں مشغول سب
ہوئے اپنے خالق کے مقبول سب

۳۰ ترجمہ حدیث دیگر

زہے قدر داماد خیرالبشر * یہ تھا اکثر ارشاد خیرالبشر
نہیں ہے کوئی عارف اللہ کا * مگر میں ہوں یا تو ہے اے مرتضیٰ
مجھے بھی نہیں جانتا ہے کوئی * ولیکن خدا اور تو یا علی
خدا اور میں جانتا ہوں تجھے * نہیں تیسرا واقف اس راز سے

۳۰ (الف) ترجمہ حدیث دیگر*

سنو اے محبو حدیث صحیح * کہ بیٹھے تھے اک دن رسول فصیح
کسی نے کہا کیا ہیں؟ کہجے بیان * یہ شمس و قمر زہرہ و فرقدان
نبی نے کہا شمس بے شک ہیں ہم * قمر ہے علی امام امم
مری فاطمہ زہرہ ہے بے گماں * حسین و حسن دونوں ہیں فرقدان
کہا چاروں کے ساتھ قرآن کا * نہ قرآں سے ہونگے چاروں جدا
رہینگے یونہی متفق یکدگر * یہانتک کہ پہونچیں گے یہ حوض پر
نظر سے جو پوشیدہ ہو آفتاب * تو عالم ہو مستفید ماہتاب
نظر سے جو مہتاب بھی ہو نہاں * زمانہ ہو مستفیض فرقدان

---

* مخطوطہ میں یہ عنوان نہیں ہے ۔

۳۱ اخبار از ائمہ اطہار علیہم السلام

پیمبر ہے میزان علم خدا * امیر عرب کفہ میزان کا
خیوط ترازو حسین و حسن * علاقہ ہے بنت رسول زمن
کہ اعمال احباب و اعدا تمام * تلا کرتے ہیں اس میں ہر صبح و شام

۳۲ در فضائل علی مرتضی علیہ السلام

خدا کا ہے حاضر کلام مبین * کہ ہے اس میں کونوا مع الصادقین
ائمہ سے وارد ہوا یہ کلام * کہ ہیں صادقین آل خیر الانام
علی ولی ان کا سردار ہے * علوم خدا سے خبردار ہے
بیان الذی جاء بالصدق کا * مفسر رقم کرتے ہیں جا بجا
دررجو سیوطی کی تفسیر ہے * یہ مضمون صاف اس میں تحریر ہے
کہ مقصود اس سے ہے شیر خدا * وہی ہے بڑا صاحب اتقا
بروے کلام جہان آفرین * ہوا مرتضی صالح المومنین
سمجھو سلو اور ہو دل میں شاد * کہ ہوتا ہے اس آیہ سے مستفاد
فقط ہیں مددگار و یار نبی * خدا اور روح الامین اور علی
کہو جبکہ خیر البشر یہ خدا * کہ کیونکر سب سے بہتر ہو پھر مرتضی

۳۳ روایت از حضرت عائشہ صدیقہ

یہ ہے حضرت عائشہ سے کلام * کہ فرماتے تھے مجھ سے خیر الانام
مرے بعد ہونگے خوارج شقی * کہینگے بہت آپ کو متقی
وہ ہونگے بہت صرف صوم و صلات * بظاہر وہ ہونگے حمیدہ صفات
مگر کافروں سے ہیں باطن میں بد * نہیں ان کے کفر و شقاوت کی حد

کریگا انہیں قتل دیندار ایک * وہ ہوگا سری ساری امت سے نیک
کہا میں نے وہ کون ہے یا نبی * نبی نے کہا ہے وہ میرا ولی
خدا نے کہا ہے پئے بو تراب * ومن عندہ قبل ام الکتاب

۳۴ روایت از صحیح ترمذی

عزیزو جو ہے ترمذی کی صحیح * یہ وارد ہے اس میں صریح
کہ تھا مرغ بریاں حضور نبی * پکا تھا نہایت لذیذ وطری
مگر اس کو کرتے نہ تھے نوش جان * یہ فرماتے تھے اے خدائے جہان
خلایق میں جو ہے ترا دوست تر * مرے پاس جلد ہو اس کا گذر
کہ کھائے مرے ساتھ اس مرغ کو * لگائے وہ ہاتھ اس مرغ کو
کہ وارد ہوئے مرتضی ناگہاں * کیا دونوں نے مرغ کو نوش جان

۳۵ روایت از جابر

روایت ہے جابر سے اے مومنو * فرحناک ہو گوش دل سے سنو
علی نے اکھاڑا جو خیبر کا در * نہایت ہوئے شاہ خیر البشر
لگے کہنے سردار پیغمبران * میں کرتا مراتب ترے کچھ بیان
ولے خوف مجھ کو یہ ہے یا علی * کہ سن کر نہ ہوجائے کافر کوئی
نصاریٰ کو عیسیٰ پہ ہے جو گماں * نہ تجھ پر بھی ہووے کسی کو گماں
سزاوار ہے اے امیر امم * کہ لے ہر کوئی تیری خاک قدم
طلب اس سے مرضی کریں سب شفا * یقین ہے کہ ہر درد کی ہو دوا
تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں یا مرتضی * تو وارث مرا میں ہوں وارث ترا
میں موسی ہوں ہارون ہے تو بالیقین * نبوت مگر بعد میرے نہیں

کسي کونهين تجهه پہ سبقت کبهي * عيان هوچکي تيري عزت ابهي
ترا هوگا کوثر پہ اول گذر * ترے بعد پهونچينگے سارے بشر
ترا خلد مين هوچکے گا نزول * تو بعد اوروں کو اذن هوگا حصول
احبا ترے ملبر نور پر * برنگ قمر آئينگے سب نظر
يهان ياعلي جسکو تجهه سے هے جنگ * قيامت تلک اسکو مجهه سے هے جنگ
بہ دل ياعلي جسنے کي تجهه سے صلح * قيامت تلک اسکو هے مجهه سے صلح
ترا راز جو هے مرا راز هے * مرا توهي يار اور دمساز هے
پسر هين جو تيرے وهين ميرے پسر * تو هے ميري تيغ اور ميري سپر
ترے ساتهه حق حق کے توساتهه هے * شفاعت امم کي ترے هاتهه هے
مرے وعدوں کو تو کريگا وفا * سہے گا بهت دشمنوں کي جفا
ترے چشم وقلب وزبان پر هے حق * نهين اس مين شک تو سراسر هے حق
هے ايمان ترے گوشت مين مثل خون * کمالات تيرے هين حد سے فزون
بهت سن کے شاداں هوئے مرتضي * کيا سجدہ شکر خالق ادا
لگے کہنے شکر اے خداے جہاں! * کيا هے مجهے داخل مومنان
مجهے تو نے ايمان کامل ديا * مجهے راست بون ديدہ دل ديا
مجهے تونے تعليم قرآں کيا * مجهے صاحب سيف و برهان کيا
ترا هے جو محبوب ختم رسل * شفيع امم حاکم جزو و کل
نهايت هي وہ مجهه سے مالوف هے * مري تربيت مين وہ مصروف هے

۳۹ در بيان مواخات

سنو اے مطيعان خيرالورا * مواخات کا اب کہوں ماجرا
نبي نے نہ چاها کہ اصحاب مين * مواخات بهر محبت کرين
برادر کيا ايک کو ايک کا * مگر رہ گئے ايک شير خدا

علي ولي پيغمبر خيرالبشر * کئے سن کے يہ ماجرا چشم تر
يہ کي عرض يا اشرف انبيا * کسي کا برادر کسي کو کہا
مگر ميں هي اخوت کے لايق نہ تھا * کسي کي محبت کے لايق نہ تھا
کہا مصطفي نے کہ يا مرتضیٰ * ترا بھائي ميں تو هے بھائي مرا
کوئي ان ميں تيري برابر نہيں * سوا ميرے تيرا برادر نہيں
تو مجھسے ميں تجھسے هوں يا علي * اخوت ميں کس سے کروں يا علي
عدو تيرا قارون هے يا علي * ميں موسي تو هارون هے يا علي
ازل سے برادر هيں هم اور تم * خدائي کے مظهر هيں هم اور تم
تو هے يا علي ميرا اسرار داں * عياں جو هے مجھپر هے تجھپر عياں
خدا کا هے تو رازدان يا علي * زمانہ ميں تجھ سا کہاں يا علي
تو ميرا حبيب اور ميں تيرا حبيب * بھلا کس کو دولت هوئي يہ نصيب

۳۷ ايضاً در فضائل اميرالمومنين

روايت هے تھے نزع ميں جب علي * تو ليٹے هوئے تھے علي ولي
علي سے نبي کہتے تھے اپنے راز * هر اک علم سے کرتے تھے سرفراز
يہاں تک کہ جنت کے عازم هوئے * علي علم عالم کے عالم هوئے
نہ جب تک کيا عزم فردوس کا * تھے اک جامہ ميں احمد و مرتضیٰ

۳۸ ايضاً در فضائل

جو مسجد ميں تھا بند وہ در هوا * نہ مسدود اک باب حيدر هو
صحابہ کو جب يہ هوا ناگوار * مکدر هوا نايب کردگار
کہا جاکے منبر پہ خطبہ شروع * کہا اهل مسجد کي جانب رجوع

کہا بعد حمد و ثنائے خدا * سنو دل سے اے بندہائے خدا
خدا نے کہا کرہراک دکو بند * ولیکن نہ کر باب حیدر کو بند
یہ تھا حکم خالق سے حکم نبی * نہ مسجد میں آئے جنب جز علی
غضبناک ہوتے تھے جس دم نبی * کوئی بات کرتا نہ تھا جز علی

۳۹ ترجمہ حدیث دیگر

ہوا جب پیمبر کو حکم خدا * کہ ہو عقد کرار و خیر النسا
ہوے سن کے شادان وفرحان رسول * دئیے کہنے زہرا نے سن اے بتول
خدا نے ترا عقد اس سے کیا * جو عالم میں ہے سید اوصیا
کوئی آج اس کی برابر نہیں * کوئی اس قدر میرا یاور نہیں
ہر اک علم کا آج عالم ہے وہ * نیستان خالق کا ضیغم ہے وہ
تجھے سب میں رکھتا ہوں جیسا عزیز * وہ ضیغم بھی مجھ کو ہے ویسا عزیز

میری جان اور جان اس کی ہے ایک
وہ ہے نیک اور والدین اس کے نیک

۴۰ ترجمہ حدیث دیگر

زمان وفات آگیا جب قریب * یہ کہتا تھا سب سے خدا کا حبیب
پر آشوب ہوگا جہاں میرے بعد * بہت ہونگے فتنے عیاں میرے بعد
نہ ایمان باقی رہیگا نہ دین * کریگا ہراک ترک حبل المتین
جو چاہے کہ ایمان قایم رہے * وہ شیر خدا کا ملازم رہے

(کہ ساتھ اس کے حق ہے یہ ہے حق کے ساتھ
ہدایت زمانہ کی ہے اس کے ہاتھ)*

---

*یہ شعر صرف مخطوطہ میں ہے

۴۱ روایت از عمار یاسر

روایت یہ ہے جمع اخبار سے * پیمبر یہ کہتے تھے عمار سے
اسی راہ چلیو تو اے باوفا * اکیلا چلے جس طرف مرتضی
مخالف علی کے جو آئیں نظر * نہ چلیو کبھی ان کی تو راہ پر
چلیں گے وہ یعنی ضلالت کی راہ * کریں ساتھ اپنے نہ تجھ کو تباہ
علی ہے بحق اور حق با علی * جدائی نہیں تا قیامت کبھی
علی اور قرآں ہیں دونوں بہم * نہ ہوں گے جدا حشر تک ایکدم
پھرے جس طرف حیدر مرتضی * اسی سمت حق بھی پھرے یا خدا

۴۲ ترجمہ حدیث دیگر

یہ کہتے تھے اکثر رسول خدا * مشابہ مسیحا سے ہے مرتضی
یہودی مسیحا کے جو تھے عدو * تو کرتے تھے بہتان کی گفتگو
وفور محبت نصاری کو تھا * کہا کرتے تھے اس کو ابن خدا
وہ دونو سیہ کار کافر ہوئے * سزاوار تعذیب قاہر ہوئے
جو مفرط علی کی محبت میں ہیں * بلاشبہ راہ شقاوت میں ہیں
علی ولی سے جو بدظن ہوئے * رسول خدا کے وہ دشمن ہوئے
کسی نے جو حیدر کو دشنام دی * تو گویا پیمبر کو دشنام دی

۴۳ ایضاً در فضائل

بیاں کرتے تھے سید انبیا * صحابہ سے ذکر حال معراج کا
یہ کہتے تھے تھا بس کہ مشتاق عرش * نظر میں نے کی جانب ساق عرش
یہ لکھا تھا اس پر رسول خدا * مؤید ہے منصور با ظہر تضی

۴۴ روایت از نہج البلاغۃ

یہ نہج البلاغۃ میں مرقوم ہے * جو تھی علم میں ان کو معلوم ہے
فصیح و بلیغ ایسے تھے مرتضیٰ * کہ کوئی نہ تھا اور جز مصطفیٰ
جو کرتا وہ اپنے فضائل بیان * تو حیران رہ جاتے اہل جہاں
جو سنتے تھے اس کا بیان فصیح * خجل ہوتے تھے شاعران فصیح
عرب کے فصیحوں کی کیا تھی مجال * کہ کرسکتے پیش علی قول وقال
علی کو محبت مساکیں سے تھی * بہت نفرت ارباب تزئیں سے تھی
غریبوں کی خدمت کیا کرتے تھے * نہایت محبت کیا کرتے تھے
کسی دم عبادت سے فرصت نہ تھی * کسی دم ریاضت سے فرصت نہ تھی
نہایت موقر تھے مرتاض تھے * جو تھے تن پرست ان سے ناراض تھے
جہاں میں تھے مشہور شہر خدا * کثیر العبادت قلیل الغذا
بہت رہتے تھے مرتضیٰ روزہ دار * نہایت بدن ہوگیا تھا نزار
نمازیں کیا کرتے تھے رات بھر * کسی کو نہ ہوتی تھی لیکن خبر
بہت دل میں تھا خوف پروردگار * نمازوں میں رویا کئے زار زار
نہ پہنا کسی روز عمدہ لباس * نہ رکھا کبھی مال و زر اپنے پاس
تھے ہرچند دو نو جہاں کے امیر * بسر کی پراوقات مثل فقیر
بہت ان کو محبوب تھی نان جو * کرم کرتے تھے رکھ کے کپڑے گرو
امیر عرب گرچہ معصوم تھا * ولیکن گناہوں سے مغموم تھا
کہا کرتے تھے آپ کو زشت کار * قیامت کا تھا خوف لیل و نہار
خدائے احد کا بڑا خوف تھا * فشار لحد کا بڑا خوف تھا
عذاب خدا سے لرزتے تھے وہ * حساب خدا سے لرزتے تھے وہ
نہ تھے اپنے اعمال سے مطمئن * طلب کرتے تھے مغفرت رات دن

ڈرا کرتے تھے موت کے روز سے * ڈرا کرتے تھے نار کے سوز سے
علي کو نہ تھا کچھ بھي دنيا سے کام * فقط اُن کو تھا کار عقبىٰ سے کام
رہے يوں جہاں ميں جناب علي * سفر پر ہو آمادہ جيسے کوئي
کيا مرتضىٰ نے جو تعمير گھر * رہے منتظر مرگ کے عمر بھر
ذرا ديکھنا زہد سردار قوم * کف دست جو بھر افطار صوم
يہ تھا حکم جو کو نہ تدھيں کريں * نہ خرما سے زنہار شيريں کريں
بہت ذوق تھا ترک لذات کا * بہت شوق تھا نفي واثبات کا
رہا کرتے تھے دوست دشمن سے صاف * گنہ کرتے تھے ہر کسي کے معاف
وليکن تھے جاري حدود خدا * کہ اس امر سے امر حق ہے جدا
علي تھے نہايت ہي عالم نواز * اٹھاتے تھے ہر دوست دشمن کے ناز
سمجھتے تھے ہر اک سے کم آپ کو * فزوں عجز تھا دم بہ دم آپ کو
ہوے خاکسار اس قدر وہ جناب * کہ آخر لقب ہو گيا بوتراب
فقط خاک پر کيوں نہ سوتا علي * نہ تھا شير قالين وہ شير جري

عليک السلام اے علي ولي
عليک السلام اے وصي نبي

شرح مغلقات

آدینه - جمعه
ابوالوحش - جنس جانور کا باپ
احصا - حصر کرنا -
اسناد مرفوع - روایت حدیث
کی سند کا اعلی طریقه
اصح - بہت زیادہ صحیح -
اصل - جڑ
اصنام - جمع صنم بمعنی بت
اضطراراً نہ تھا کچھ ضرر -
مجبوری کے باعث مضائقه
نہ تھا -
انی سقیم - اشارہ بآیه کریمه
(۳۷، ۸۷ - صافات ع ۳)
یعنی ابراهیم خلیل اللہ نے
بت خانه جانے سے یہ کہکر
انکار کیا تھا کہ میں بیمار
ہوں -
باین طلاق - وہ طلاق جس
میں بغیر نکاح کے زوجه کو
رجوع نہیں کر سکتا -
بدیع السموات والارض - آسمانوں
اور زمین کا ایجاد کرنے والا -
بذرگر - کاشتکار - کسان
بسیط وہ اشیا جو ناقابل
تجزی ہوں
بوقبیس - مکه کا ایک پہاڑ
تدہین - روغنی کرنا

تہامه - مکه
جنگ جناں - اشارہ به جنگ
بیرالالم
چپ... بقول، داهنی اور بائیں
طرف حسین و حسن تھے
جو نور عین رسول تھے اور
بیچ میں حضرت فاطمه
کے شوہر تھے -
حدوث - کسی چیز کا عدم سے
وجود میں آنا
خیرالنسا - لقب حضرت فاطمه
زهرا رضی اللہ تعالی عنها -
خیوط - جمع خیط ڈورا
دال - دلالت کرنے والا
درر - سیوطی کی تفسیر در
منثور کا غلط نام -
دریائے موج بمعنی دریائے
مواج لہریں لینے والا دریا -
دعائے درنگ غلط، صحیح
دعا بے درنگ
ذکر محو عبادات - غالباً صحیح
یوں ہے (محو ذکر و عبادات) -
رمان - انار
زیادہ رگ جاں سے نزدیک ہے -
اشارہ بآیه کریمه نحن
اقرب الیه من حبل الورید
(۵۰ - ۱۵ ق ع ۲) هم

انسان کی شہ رگ سے زیادہ
قریب ھیں -
سب - دشنام دھي - گالي دینا
شحم - چربي
صحف جمع صحیفه بمعني
کتاب ھے اصطلاح میں
ان کتابوں کو کہتے ھیں
جو بعض انبیا پر نازل ھوئیں
صفا - نام ایک پہاڑ کا جو
مکه سے تین میل کے
فاصله پر ھے -
طیلسان - ایک قسم کي چادر
جس کو خطیب و قاضي
کاندھوں پر ڈالتے ھیں
علاقه - ترازو کي ڈنڈي
علي - بلند - نام حضرت علي
مرتضي کرم الله وجهه - نام
باري تعالي عزاسمه
علي کل شي محیط - اشاره بایه
کریمه (۵۴ - ۴۱ حم السجده
ع ۶) صحیح لفظ بکل شي
محیط ھے - (الله) ھر چیز
کو گھیرے ھوئے ھے -
فرع - شاخ
فرقدان - قطب کے پاس کے دو ستارے
فطوبي له - پس خوش خبري
ھے اس کو -
قد افلح المومنون ... خاشعون -
اشاره به سوره ۲۳ یعني
مومنین فلاح پا گئے -
قدم - وه زمانه لامتنا ھي
جس کي ابتدا نه ھو -
قرن - مدت تیس سال
کالانبیا - اشاره به حدیث علماء
امتي کانبیاء بني اسرائیل
یعني میري امت کے علماء
بني اسرائیل کے نبیوں کي
مانند ھیں -
کفه - پلڑا - ترازو کا پله
کونوا مع الصادقین - (توبه - ۱۵ / ۱۲۰ - ۹)
رھو سچوں کے ساتھ -
لآلي - جمع لولو بمعني موتي -
لافتي اشاره به مصرع مشهور
لافتی الا علي لا سیف
الا ذوالفقار یعني کوئي جوان
(بہادر) نہیں بجز علي کے
اور نه تلوار بجز ذوالفقار کے
(نام تیغ امیر)
لحم - گوشت
لوکشف - اشاره بقول حضرت
امیر - جس کے معني یه ھیں
که اگر پرده بھي اٹھ جائے
تو میرا یقین زیاده نه ھو -
کیونکه اس سے ماورا یقین
کا درجه ھي نہیں -
ما في الصدور - جو کچھ سینوں
میں ھے یعني دلوں کے حال -

مسهد سے لے تا محمد، اول
نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و سلم و ثانی نام مہدی
علیہ السلام
منظتن - خلنلہ کرنے والا
مدلہ - روشنائی
مرضی جمع مریض بمعنی بیمار
مرکب وہ اشیا جو چند چیزوں
سے مل کر بنیں
مسترشد - ہدایت حاصل
کرنے والا
معفو - بخشا ہوا
مفرط - زیادتی کرنے والے -
حد سے بڑھنے والے -
ممکنات - جمع ممکن، وہ
ذات جس کا عدم وجود
ضروری نہو
منقادہ - اطاعت گزار
مواخات - بھائی چارہ کرنا -
ہجرت کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و سلم نے
افراد مہاجرین کا افراد انصار
سے بھائی چارہ کرا دیا تھا
موید ہے منصور بالمرتضی -
تائید اور نصرت علی کرم اللہ
وجہہ سے ہوگی -
میزان - ترازو
نعمائے - جمع نعمت
نفی و اثبات - کلمہ لا الہ
الا اللہ کا ورد چونکہ اس کا
پہلا جزو نفی ہے اور
دوسرا اثبات - صوفیہ اس کی
ضرب لگاتے ہیں -
نہروان - نام مقام جہاں پر
حضرت علی مرتضی نے
لشکر خوارج کو شکست دی،
واجب وہ ذات جس کا وجود
ہمیشہ لازم ہو -
و املی لہم ان کیدی متین-
(۷ - ۱۸۲ اعراف ع ۲۳ و
۶۸ - ۴۵ قلم ۲) اور
ڈھیل دونگا میں ان کو
بیشک میری تدبیر مضبوط
ہے -
ولم یولد اور لم یلد - نہ وہ
جنا گیا نہ اس نے کسی کو جنا
ہر اک بت لگا ٹوٹنے مثل
مست - یعنی نشہ کی اثار
حالت میں شراب
خوار کا بدن ٹوٹتا ہے اسی
طرح بت ٹوٹنے لگے
ہزبر - شیر، ہزبر خدا - شیر
خدا لقب حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ
ہل اتی - سورۃ نمبر ۷۶
هیجا - لڑائی -
یداللہ - لقب علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ

سلسلہ مصنفین اردو

(س م ا)

جس طرح یورپ والوں نے اپنے مصنفین کے نام کو باقی رکھا ہے وہ قابل رشک ہے، وہاں کے ایک ایک مصنف کی متعدد سوانح عمریاں مل سکتی ہیں، مگر اردو بیچاری اس شرف سے محروم ہے اس وجہ سے میرا ارادہ یہ ہے کہ مصنفین اردو کی علیحدہ علیحدہ سوانح عمریاں تیار کی جائیں اور اس سلسلہ کی کتابوں کو سلسلہ مصنفین اردو (س م ا) سے نامزد کیا جائے اس سلسلہ میں شیخ ناسخ کی سوانح عمری تیار ہے اور عنقریب شایع ہو کر دیدہ زیب ناظرین ہو گی

اس کے بعد سودا، میر، غالب، مصحفی، امیر، محسن، میر امن، شبلی، حالی، آزاد وغیرہ کی سوانح عمریاں شائع کی جائیں گی اور یہ کل کتابیں کتابستان الہ آباد سے ملینگی -

حبیب اللہ خاں غضنفر

کتابستان

کی

زیر طبع کتابیں

۱ - ارجوزۂ فیروزآبادی (صاحب قاموس) مسٹر غضنفر ایم اے -
۲ - دفتر شعر یا دیوان ناسخ سوم، مسٹر غضنفر ایم اے -
۳ - مثنوی قران السعدین (امیر خسرو رح) - ڈاکٹر محمد بذل الرحمن ایم - اے - پی - ایچ - ڈی -
۴ - مثنویات ناصرعلی سرهندی - پروفیسر محمد نعیم الرحمن، ایم - اے -
۵ - قرآن مجید - (ترجمہ اُردو) مرزا ابوالفضل -
۶ - قرآن مجید - (ترجمہ هندی) - مرزا ابوالفضل -
۷ - سوانح عذرا یا بنت الحکمت - مولوی محمد خلیل الرحمن -
۸ - تحفۃ المجاهدین (پرتگیزون کے هندوستان میں آنے کی تاریخ) مولوی محمد خلیل الرحمن -
۹ - بچوں کے کھیل - مولوی محمد خلیل الرحمن -
۱۰ - اساس عربی (قواعد عربی) — مولوی محمد خلیل الرحمن -
۱۱ - نفسیات خواب - پروفیسر محمد ولی الرحمن، ایم - اے
۱۲ - کانٹ - پروفیسر محمد ولی الرحمن ایم - اے -

Printed by H. U. Ahmad at the Royal Press Allahabad.